عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مُسلسل اِشاعت کے 58 سال

جنوری 2021ء || جمادی الاوّل ۱۴۴۲ھ

شمارہ: ۱ جلد: ۲۵

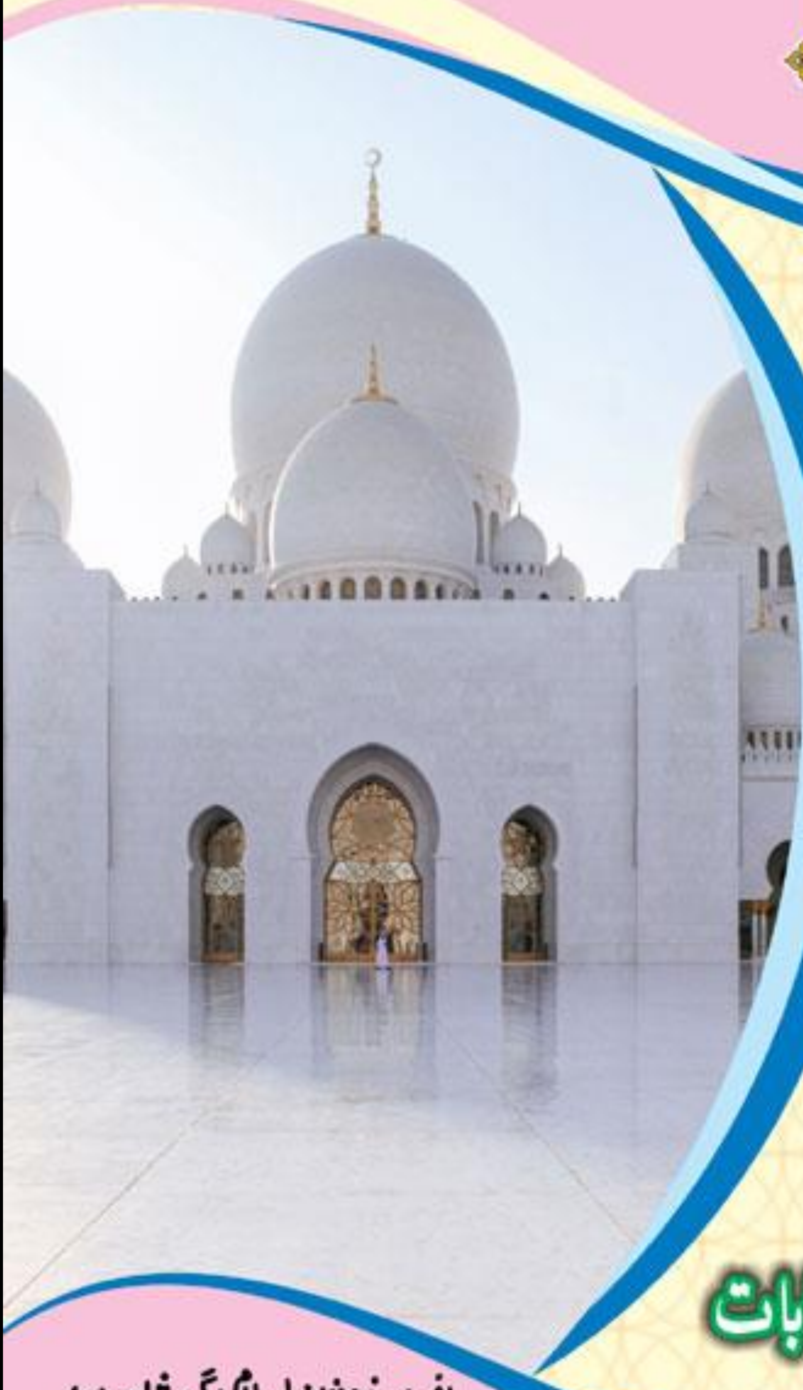

سفیرِ رُوم کے سیدنا امام حسنؓ سے چھ سوالات

قطب الاقطاب حضرت شاہ عبدالقادر رائپوریؒ

مقدمہ مرزائیہ، رُوداد بہاول پور ۱۹۲۵ء

قادیانیوں کے تین سوالات کے جوابات

انجمن سرفروشانِ اسلام (گوہر شاہیوں) کی رجسٹریشن منسوخ

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۱ جلد : ۲۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ النور

مقدمہ مرزائیہ روئیداد بہاول پور ۱۹۳۵ء	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

مرضی مصطفی ﷺ (منظوم)	مولانا ابوالوفاء شاہجہانپوری رحمہ اللہ	08
تین حرف (منظوم)	علامہ طالوت رحمہ اللہ	08
اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 10)	الشیخ عبداللہ مسعود/مولانا غلام رسول	09
فضائل سیدنا حضرت حسن وسیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہما از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	14
سفیر روم کے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے چھ سوالات	پروفیسر محمد حسین آزاد	16
حضرت شیخ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ	مولانا محمد امین	17

شخصیات

قطب الاقطاب حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ	ادارہ	20
مولانا پیر جی عبدالحفیظ رحمہ اللہ چیچہ وطنی والوں کا وصال	مولانا اللہ وسایا	24

ردقادیانیت

قادیانیوں کے تین سوالات کے جوابات	مولانا محمد اعجاز مصطفی	26
تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کے رہنماء اصول	مولانا محمد شعیب کمال	41
لد......لدھیانہ......قتل دجال	مولانا محمد وسیم اسلم	46

متفرقات

انجمن سرفروشان اسلام (گوہر شاہیوں) کی رجسٹریشن منسوخ	مولانا توصیف احمد	47
تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

مقدمہ مرزائیہ روئیداد بہاول پور ۱۹۳۵ء

تین جلدوں پر مشتمل مکمل روئیداد کی پہلی کمپیوٹرائز اشاعت

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ. امابعد!

آج سے تقریباً ایک صدی قبل دارالعلوم دیوبند کے فاضل حضرت مولانا الٰہی بخش کی دختر محترمہ غلام عائشہ کا نکاح مسمّٰی عبدالرزاق ولد جان محمد سے ہوا۔ اس وقت منکوحہ نابالغ تھی۔ اس کے بلوغ ورخصتی سے قبل ناکح عبدالرزاق، قادیانی ہوگیا یہ خاندان اس وقت ضلع بہاول پور کا رہائشی تھا۔ بالغ ہونے پر ۲۴؍جولائی ۱۹۲۶ء کو احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور کی عدالت میں محترمہ غلام عائشہ کی طرف سے تنسیخ نکاح کا مقدمہ دائر کردیا گیا۔ بہت سارے مراحل طے کرنے کے بعد ۷؍فروری ۱۹۳۵ء کو جاکر جج محمد اکبر خان کی عدالت عالیہ سے قادیانیوں کے کفر کا فیصلہ صادر ہوا۔

یہ مقدمہ اس لئے اہمیت اختیار کرگیا تھا کہ انگریز کے عہد اقتدار میں ایک اسلامی ریاست بہاول پور کی عدالت عالیہ نے قادیانیت کے کفر یا اسلام کا فیصلہ کرنا تھا۔ اس لئے متحدہ ہندوستان کی تمام دینی قیادت قادیانیت کے کفر کو الم نشرح کرنے کے لئے میدان عمل میں اتری۔ ادھر قادیانی عیار قیادت نے بھی قادیان سے لندن تک اپنے اثر ورسوخ کو متحرک کردیا۔ دس سال یہ کیس مختلف مراحل طے کرتا ہوا فیصلہ پر پہنچا۔ کیس کی پیروی کرنے والے علماء اسلام میں سے حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاول پوری تھے۔ (جو ابوالعباس نعمانی بھی کہلاتے تھے) دوسرے حضرت مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی تھے، جو جامعہ عباسیہ کے شیخ الجامعہ تھے۔ ان ہر دو حضرات نے فقط متن فیصلہ پہلی بار ۲۵؍جولائی ۱۹۳۵ء کو ’’فیصلہ مقدمہ بہاول پور‘‘ کے نام سے شائع کیا۔ فیصلہ فروری میں ہوا۔ اس کی پہلی اشاعت جولائی میں ہوئی۔ گویا فیصلہ صادر ہونے کے پانچ ماہ بعد شائع ہوگیا۔

اس مقدمہ میں علماء اہل اسلام کے جو بیانات عدالت میں ہوئے وہ ۱۹۳۶ء میں مذکورہ بالا حضرات نے ’’بیانات علماء ربانی‘‘ کے نام سے شائع کردیئے تھے۔ جنہیں بعد میں لاہور سے مکتبہ تبصرہ نے

جون ۱۹۶۵ء میں حجت شرعیہ کے نام سے شائع کیا۔ البتہ فیصلہ مقدمہ بہاول پور متعدد اداروں نے مختلف ادوار میں شائع کیا مثلاً محفل ارشادیہ سیالکوٹ نے اس فیصلے کو ۱۹۷۳ء میں اور مکتبہ سید احمد شہید لاہور نے ۱۹۸۶ء میں شائع کیا۔ علماء کے عدالتی بیانات دوبار اور فیصلہ مقدمہ بہاول پور متعدد بار شائع ہوا۔

ضرورت تھی کہ اس مقدمہ کی پوری روئیداد عرضی دعویٰ سے لے کر آخری فیصلہ (۲۴؍جولائی ۱۹۲۶ء تا ۷؍فروری ۱۹۳۵ء) پوری ''مسل مقدمہ'' کو شائع کیا جائے۔ قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی کے توجہ دلانے پر شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب بانی و مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور نے اس مقدمہ کی پوری مسل مقدمہ کی مصدقہ کاپی بہاول پور عدالت کے ریکارڈ سے حاصل کرنے کا نظم کیا۔ حضرت سید نفیس الحسینی نے بہاول پور جا کر کئی دن قیام کیا اور اس کے حصول کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا۔ پھر آپ ہی کی تحریک پر سید عبدالماجد شاہ صاحب نے اسلامک فاؤنڈیشن ۷/۲۱ جیل روڈ لاہور قائم کی اور مقدمہ کی مکمل دس سالہ روئیداد کو شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ یہ مکمل روئیداد تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی۔ گویا مکمل روئیداد کی یہ اشاعت اوّل تھی۔ بعد میں ان تینوں جلدوں کے سیٹ کو ۲۰۰۶ء میں مکتبہ سید احمد شہید نے دوبارہ شائع کیا۔ اس کے بعد یہ کتاب قریباً نایاب تھی۔ لوگوں کو اس کی طلب تھی لیکن مارکیٹ میں عنقا تھی۔

فقیر راقم عرصہ سے تو تحریک ختم نبوت ۱۹۳۴ء تا ۲۰۱۹ء کی تدوین میں منہمک تھا۔ ''محاسبہ قادیانیت'' کی آٹھ جلدوں کی اشاعت کے بعد اس پر بھی کام رکا ہوا تھا۔ دوستوں کا اصرار ہوا کہ مقدمہ بہاول پور کی روئیداد کو نئے حوالہ جات کی تخریج کے ساتھ ''محاسبہ قادیانیت'' کا حصہ بنا دیا جائے تو یوں مقدمہ بہاول پور کی مکمل روئیداد بھی میسر آجائے گی اور ''محاسبہ قادیانیت'' کی اشاعت کا کام بھی رواں ہو جائے گا۔ اب اس کے حوالہ جات کے لئے غور و فکر ہوا تو معلوم ہوا۔ برادر محترم مجاہد ختم نبوت عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب مقیم لندن اس پر محنت کر رہے تھے۔

پہلی جلد کے حوالہ جات کی تخریج کے لئے انہوں نے محترم مولانا حافظ عبیداللہ صاحب اسلام آباد والوں سے درخواست کر رکھی ہے۔ چنانچہ حضرت حافظ صاحب سے اس کا ریکارڈ منگوایا۔ ساڑھے انیس سو صفحات کی تین جلدوں میں سے صرف ایک سو صفحات پر حوالہ جات لگے تھے جو قابل استفادہ اور لائق تبریک تو تھے۔ لیکن اونٹ کے منہ میں زیرہ کا مصداق بھی تھے۔

چنانچہ اللہ رب العزت کا نام لے کر اس کتاب کی تینوں جلدوں پر حوالہ جات کی تحقیق و تخریج کا کام شروع کرادیا۔ کتاب کے مطالعہ کے دوران معلوم ہوا کہ ''روئیداد مقدمہ بہاول پور'' کی پہلی جلد

اشاعت ۱۹۸۸ء کے ص۱۶۳ پر ’’اقتباسات تصانیف مرزا قادیان‘‘ کی سرخی قائم کرکے (ص۲۷۸) تک مرزا قادیانی کی کتابوں کے ٹائٹل اور پھر متعلقہ ٹائٹل والی کتاب کے متعلقہ صفحہ کا عکس شائع کیا ہے۔ تاکہ قادیانی ان حوالہ جات پر اعتراض نہ کرسکیں۔ اس لئے عکس دیئے گئے تھے۔ یہ عکس ان قادیانی کتب کے حوالہ جات کے تھے جو علماء کے بیانات یا فیصلہ میں ذکر ہوئے۔ بلاشبہ ۱۹۸۸ء کے ایڈیشن شائع کنندگان اسلامک فاؤنڈیشن لاہور والے حضرات کی یہ محنت قابل ستائش ہے کہ انہوں نے اصل کتب حاصل کیں، ان کے عکس لئے اور یوں ایک سو پندرہ صفحات کے ان حوالہ جات کے لئے مختص کئے۔ ہمارے اس ایڈیشن میں یہ حصہ حذف کردیا گیا ہے۔ اس لئے کہ:

(۱)...... اب مرزا قادیانی کی تمام کتب کے مجموعہ کو قادیانیوں نے ’’روحانی خزائن‘‘ کے نام پر تئیس جلدوں میں شائع کردیا ہے۔ مرزا کی قدیم کتب کو اب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے کہ ’’خزائن‘‘ کے ایڈیشن میں وہ سب موجود ہیں۔ ان سے کوئی قادیانی ماں کا لال حوالہ کے انکار کی جرأت کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ (۲)...... یہ کہ مرزا کی تمام کتب ’’روحانی خزائن‘‘ میں موجود ہیں۔ ’’خزائن‘‘ کی پوری جلدیں کمپیوٹر پر خود قادیانیوں نے ڈال رکھی ہیں۔ اس لئے اب عکس ٹائٹل یا عکس حوالہ کے شائع کرنے کی ضرورت نہ ہے۔ (۳) اس کتاب کے ایڈیشن ۱۹۸۸ء میں صرف بائیس کتب کے متعلقہ صفحات دیئے، جس سے کتاب ’’مقدمہ روئیداد‘‘ کے ۱۱۵ صفحات خرچ ہوئے۔ جب کہ اس ’’روئیداد مقدمہ‘‘ کی تینوں جلدوں میں اگر ایک ہزار حوالہ ہے تو ہم نے یہ تمام حوالہ جات ’’خزائن‘‘ سے لگادیئے ہیں۔ اس لئے ان کتب کا ٹائٹل یا متعلقہ حوالہ کے صفحہ کا عکس شائع کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ ایڈیشن ۱۹۸۸ء میں چند حوالہ جات کا عکس دکھا کر قادیانی عوام پر اتمام حجت کیا گیا تھا۔

ہم نے مرزائی کتب کے تمام حوالہ جات قادیانیوں کی طرف سے شائع کردہ ’’خزائن، مجموعہ اشتہارات، ملفوظات، مرزا کے مکتوبات، قادیانی اخبارات ورسائل‘‘ کے اصل حوالہ جات لگادیئے ہیں۔ اس لئے جہاں اس روئیداد مقدمہ کی مکمل تخرین وتحقیق سے کتاب کی ثقاہت میں اضافہ ہوگیا ہے، وہاں قادیانی عوام پر اتمام حجت بھی ہوگیا ہے۔ قادیانی عیار قیادت کی بولتی بند کردی گئی۔ جہاں قادیانی مربیوں کے لئے حوالہ جات کا مستند ماخذ کا ذکر کیا ہے، وہاں ان کے لئے دیار کے گلہ پر پانی ڈال کر اب پکا کام کردیا ہے کہ کہیں حوالہ سے ان کا باپ بھی نہیں بھاگ سکتا۔

اس ایڈیشن کے شائع ہوجانے پر بلامبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ ۱۹۳۵ء سے ۲۰۱۸ء تک جتنے ایڈیشن اس روئیداد کے شائع ہوئے، ان میں سب سے کامل ومکمل مستند وجامع یہ ایڈیشن ہے۔ پروف کی غلطیوں کے

لئے قارئین مطلع فرمائیں گے تو آئندہ کا ایڈیشن اس سے بھی زیادہ جامع ومفید بنانے کی گنجائش سے انکار نہیں۔ پہلے یہی ارادہ تھا کہ اسے محاسبہ قادیانیت کا حصہ بنایا جائے۔ مگر بعد میں رفقاء کا اصرار ہوا کہ اس کی تینوں جلدوں کو مکمل سیٹ کی شکل میں شائع کیا جائے۔ چونکہ ضخامت زیادہ بنتی تھی۔ اس لئے سائز بڑا کر دیا گیا اور اب سیٹ کی شکل میں پیش خدمت ہے۔ اس دوران میں معلوم ہوا کہ محترم باوا صاحب نے یہ کتاب چھاپ دی ہے تو اس کی اشاعت میں ہم نے تاخیر کر دی کہ ان کا شائع کردہ ایڈیشن مل جائے تو اس میں کوئی جدت ہو تو اسے بھی اس میں سمو دیں۔ تاکہ یہ ایڈیشن تمام خوبیوں کا جامع ہو جائے۔ مگر سوشل میڈیا پر اشتہار آجانے کے باوجود کتاب مارکیٹ میں نہیں آئی۔ اس لئے مزید تاخیر کی زحمت سے بچنے کے لئے اس کو حوالہ پریس کر دیا۔ اس پر اتنی محنت ہوگئی ہے۔ حق تعالیٰ کی رحمت سے توقع ہے تو مزید امت کو اس پر محنت کی ضرورت نہ ہوگی۔ الحمدللہ اوّلاً وآخراً!

مجھے شکریہ ادا کرنا ہے مولانا محمد وسیم اسلم (مبلغ ملتان)، مولانا محمد اجمل (خطیب میاں چنوں)، مولانا محمد خبیب (مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا عبدالحکیم (مبلغ ساہیوال)، مولانا محمد اقبال (مبلغ ڈیرہ غازی خان)، مولانا عبدالستار گورمانی (مبلغ خانیوال)، مولانا محمد ساجد (مبلغ بھکر)، جناب محمد عدنان سنپال، مولانا محمد امین، مولانا محمد عثمان کا جنہوں نے بھرپور محنت سے حوالہ جات وکمپوزنگ کے کام کو مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ آمین!

ایمان پرور اضافہ

اس ایڈیشن میں ایک خوشنما، وجد آفرین اضافہ بھی ہے جو پہلے کسی ایڈیشن میں موجود نہ تھا۔ وہ یہ کہ: مشہور زمانہ ''مقدمہ بہاول پور'' میں مدعا علیہ عبدالرزاق قادیانی کا مختار جلال الدین شمس قادیانی تھا اور مسلمان مدعیہ محترمہ غلام عائشہ بی بی کے مختار حضرت مولانا ابوالوفاء نعمانی شاہ جہانپوری تھے۔ آپ نے تسلسل کے ساتھ سالہا سال اس مقدمہ کی پیروی کے جو مراحل طے کئے۔ وہ صرف آپ کا حصہ ہے جو قدرت حق نے ازل سے آپ کے لئے مقدر فرمایا تھا۔ قادیانی مختار مدعا علیہ کی جواب جرح کا آپ نے جواب الجواب عدالت میں جمع کرایا۔ جس کے بعد پھر فیصلہ ہونا تھا۔ گویا اس مقدمہ میں آخری بنیادی مرحلہ صرف اور صرف حضرت مولانا ابوالوفاء نعمانی شاہ جہانپوری سے حق تعالیٰ نے سر کرایا۔ زہے مقدر!

اس مقدمہ کی روئیداد کی کمپوزنگ کے موقع پر ضرورت پیش آئی کہ مولانا ابوالوفاء مرحوم کے مختصر مگر جامع حالات زندگی مل جائیں تو وہ مولانا مرحوم کے جواب الجواب جرح کی ابتداء گویا تیسری جلد کے آغاز میں شامل کر دیئے جائیں۔ (جو وہاں تیسری جلد کے اوّل میں ملاحظہ فرمائیں گے)

مولانا مرحوم کے سوانح کی تلاش میں قدیم وجدید پاک وہند کی جو کتابیں اس موضوع کی تھیں۔ ان کو کھنگال مارا۔ مگر سوائے چند سطور کے کچھ میسر نہ آیا۔ اس مشکل کی حل کے لئے ہمیشہ کی طرح اب بھی فاضل اجل حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری سے استدعاء کی۔ کرونا وباء کی مشکلات کے باوجود آپ اس کام کے لئے ساعی ہوئے۔ انہیں بھی شائع شدہ یکجا مولانا ابوالوفاء مرحوم کی سوانح کے عنوان پر کچھ نہ ملا۔

فیصلہ مقدمہ بہاول پور کو سامنے رکھیں تو پچاس سال بعد۔ مولانا ابوالوفاء کی دارالعلوم دیوبند کی فراغت کی تاریخ کو سامنے رکھیں تو سو سال بعد۔ مولانا مرحوم کی وفات کے سال ۱۹۸۰ء کو سامنے رکھیں تو چالیس سال بعد (۲۰۲۰ء میں) مولانا مرحوم کی سوانح کو تلاش کرنا کتنا دشوار امر تھا۔

مولانا شاہ عالم گورکھپوری کی کامیاب جدوجہد، سعی مشکور، عمل مقبول اور ذوق جنون نے ہمالیہ کی چوٹی کو سر کیا اور ساحل مراد پر ان کی کشتی ایسی کامیابی سے اتری کہ واقفین وقدردان عش عش کر اٹھیں گے۔ آپ نے پہلے ۱۶ پھر ۱۸ پھر ۲۰ صفحات پر مشتمل مضمون بھیجا معلومات ملتی گئیں۔ آپ اضافے کرتے گئے۔ اب بڑے سائز کے بیس صفحات پر مضمون ''تابدار موتیوں کا حامل گلدستۂ معلومات'' مرتب کرنے پر آپ مبارک باد اور تحسین کے مستحق ہیں۔ امت پر حضرت مولانا ابوالوفاء شاہ جہانپوری کے احسانات کا تقاضہ تھا کہ اپنے محسن کے حالات سے آج کا امت کا طبقہ باخبر ہو۔ سو یہ فرض وقرض آپ نے اتار دیا۔ اس پر مولانا شاہ عالم گورکھپوری کا ممنون احسان ہوں۔ گرانقدر معلومات پر مشتمل یہ مضمون روئیداد مقدمہ بہاول پور کی قدرومنزلت میں شاندار اضافہ کا باعث ہوگا۔ اس کتاب کی تیاری کے لئے تین ایسے شاندار ''حسن اتفاق'' ہوئے کہ مسرت سے رواں رواں وجد میں آ گیا۔

۱...... مولانا ابوالوفاء شاہ جہانپوری نے ۱۰؍مئی ۱۹۳۴ء کو بہاول پور میں اپنا جواب الجواب جمع کرایا۔ اس حصہ کی پروف ریڈنگ کے اہتمام کی بھی اتفاق سے تاریخ ۱۰؍مئی ۲۰۲۰ء تھی اور یہ کام بھی بہاول پور میں ہوا۔ تاریخ ومقام کا توافق عجیب اتفاق ہے۔

۲...... مقدمہ بہاول پور کا فیصلہ ۷؍فروری ۱۹۳۵ء کو صادر ہوا۔ اس مقدمہ کے سب سے بڑے وکیل مولانا شاہ جہانپوری بھی ۷؍فروری ۱۹۸۰ء کو رب کریم کے حضور عالم آخرت کو سدھارے۔ گویا مولانا مرحوم کی جدوجہد کے نتیجہ اور حصول انعام کی ایک ہی تاریخ یعنی ۷؍فروری ہے۔

۳...... مولانا ابوالوفاء کی دارالعلوم دیوبند سے فراغت اور مولانا شاہ عالم گورکھپوری کے آپ کے سوانح پر مضمون کو پورے سو سال بنتے ہیں۔ لیجئے! آپ تین باتوں کو ''حسن اتفاق'' قرار دیں یا ''قدرت کی دین'' لیکن کامیابی اور قبولیت عمل کا نتیجہ سو فیصد واضح ہے۔

مرضیٔ مصطفیٰ ﷺ

مولانا ابوالوفاء شاہجہانپوریؒ

جسے رفعتیں بھی نہ پاسکیں وہ نبی کی رفعت تام ہے
جو زوال سے نہیں آشنا وہ انہی کا بدر تمام ہے

جو ہے رمز راز حیات کا جو ہے نغمہ ساز حیات کا
وہ نبی حق پہ درود ہے وہ حبیب حق پہ سلام ہے

ہے قیام حکم وہ دیں اگر ہے قعود ان کی جو ہو رضا
بجز ان کی مرضیٔ پاک کے نہ قعود ہے نہ قیام ہے

بخدا ہے مرضیٔ مصطفیٰ جسے حق کہے ہے مری رضا
جسے وحی حق کہے خود خدا وہ انہی کا پاک کلام ہے

وہ حبیب خالق دو جہاں وہی کنہ محفل کن فکاں
وہ نبی حق وہ رسول ہے وہی انبیاء کا امام ہے

جو نگاہ لطف کرم اٹھے تو خزاں بھی موسم گل بنے
جو نظر پھرے تو یہ فصل گل بھی خزاں کا ایک پیام ہے

بخدا خدا تو نہیں ہیں وہ مگر اتنے حق سے قریب ہیں
جہاں وہم بھی نہ پہنچ سکے وہ بلند ان کا مقام ہے

کہیں حشر میں شہ انبیاء کہ کدھر ہے عارف روسیاہ
اسے لاؤ دامن عفو میں وہ ازل سے میرا غلام ہے

(صدائے عارف ص۸، مطبوعہ مکتبہ دین وادب کچا احاطہ لکھنؤ)

تین حرف

علامہ طالوتؒ

بے کسی و بے سری پہ تین حرف
عاجزی اور کمتری پہ تین حرف

عاجزوں پر جو ستم جائز رکھے
اس بہادر اور جری پہ تین حرف

شیوہ ہائے ''بوخلافی'' پر ہے تف
عشوہ ہائے آذری پہ تین حرف

لٹ گئی جھرے میں عصمت ان کی جب
بھیجتے ہیں ممبری پہ تین حرف

خود غرض ہے خود نما ہے خود پرست
قادیان کی لیڈری پہ تین حرف

طرفہ ہستی تھے جناب میرزا
آپ کی پیغمبری پہ تین حرف

باپ دل پھینک اور بیٹا عشق باز
قادیان کی ہسٹری پہ تین حرف

(روزنامہ آزاد لاہور ۵/جون ۱۹۵۱ء)

اھمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر 10: مصنفہ: الشیخ عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

جس کا تعلق نبی کریم ﷺ سے ہوتا گیا اللہ تعالیٰ نے اسے صاحبِ تعظیم وتکریم بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو یہ اعزاز اور خصوصیت نصیب ہے کہ جس کا جس درجہ میں بھی آپ سے تعلق قائم ہوا یا جس کو آپ ﷺ سے نسبت حاصل ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے معظّم ومکرّم بنا دیا۔ مثلاً:

۱...... آپ ﷺ کے ''نسب شریف'' میں جس کو نسبت حاصل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے نسب کے اعتبار سے ''خیر النّاس'' بنادیا۔

۲...... جس کو آپ ﷺ کے ''اہلِ بیتؓ'' میں سے ہونے کی نسبت حاصل ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے مکرّم ومعظّم بنا دیا اور اس کا تزکیہ وتطہیر بھی فرمادی اور نبی کریم ﷺ کے تابع ہونے کی وجہ سے اس پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا بھی لازم کردیا۔

۳...... اسی طرح آپ ﷺ کے قرابت داروں کو بھی اللہ تعالیٰ نے محترم قرار دیا اور ان سے محبت کرنے کو لازمی ٹھہرایا: ''قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (الشوریٰ:۲۳)۔ (کہہ دیجئے! کہ میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ بدلہ مگر محبت چاہئے قرابت میں)۔''

۴...... آپ ﷺ کی برادری اور خاندان کو قابل تعظیم وتکریم بنا دیا، چنانچہ ان کو شرف بخشا، ان کے ذکر کو بلند کردیا۔ فرمایا: ''انّہٗ لذکر لّک و لقومک (الزخرف:۴۴)۔ (یہ مذکور رہے گا تیرا اور تیری قوم کا)''

۵...... آپ ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ کو معظّم ومحترم بنایا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ان سے نکاح کرنے کو حرام ٹھہرایا۔

۶...... آپ ﷺ کی لختِ جگر سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کو معظّم ومکرم بنایا اس طرح کہ انہیں جنت اور عالم کی تمام عورتوں کا سردار بنایا۔ ان کی والدہ سیدہ خدیجہؓ کو بھی لائق صد تعظیم وتکریم بنا دیا۔ ان کے لئے (رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق) اللہ تعالیٰ نے جنت میں (جنتی) بانس کا گھر بنا دیا جس میں نہ تو شوروغل ہوگا اور نہ کسی قسم کی تھکان ہوگی۔'' سیدہ فاطمہؓ کے دونوں بیٹوں (سیدنا امام حسنؓ، سیدنا امام حسینؓ) کو صاحب تعظیم وتکریم قرار دیا۔ چنانچہ انہیں جنتی جوانوں کا سردار بنایا۔

۷...... آپ ﷺ کے عم محترم سیدنا حضرت حمزہؓ کو صاحبِ مرتبہ ومقام اور لائق تعظیم واکرام بنا دیا۔ اور انہیں ''سیّد الشھداء'' کا لقب ملا۔

۸...... آپ ﷺ کے صحابہ کو بھی مکرم و معظم بنایا، اس طرح کہ انہیں ’’تقویٰ کا اہل‘‘ قرار دیا اور تمام امتوں اور جمیع مخلوق سے انہیں آپ ﷺ کی صحبت کے لئے منتخب فرمایا تاکہ صرف اور صرف وہی ہی ’’صحابۃ النبی‘‘ کا لقب حاصل کریں اور صرف آپ کا حصہ بنیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۹...... آپ ﷺ کے زمانہ کو محترم بنایا۔ چنانچہ ’’خیر القرون‘‘ یا ’’خیر قرن بنی ادم‘‘ کا اس نے لقب پایا۔

۱۰...... آپ ﷺ کے قبلہ کو معظم بنایا۔ چنانچہ اسے ’’اوّل بیت وضع للناس‘‘ فرمایا۔

۱۱...... آپ ﷺ کی کتاب کو مکرم و معظم بنایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس خود ہی اس کی حفاظت کے متولی و ذمہ دار ہوئے۔

۱۲...... آپ ﷺ کے شہر کو محترم بنایا۔ چنانچہ اسے ’’حرم‘‘ قرار دیا اور اس کے نام کی (قرآن پاک) میں قسم اٹھائی اور اس کے متعلق ’’سورۃ البلد‘‘ نازل فرمائی۔

۱۳...... آپ ﷺ کے ’’مدینۃ المنورہ‘‘ کو معظم و مکرم بنایا۔ چنانچہ اسے بھی ’’حرم‘‘ قرار دیا اور آپ کی ’’مسجد نبوی‘‘ کو بھی معظم و مشرّف فرمایا۔ چنانچہ اس میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ہزاروں نمازوں کے ثواب کے برابر قرار دیا اور ’’مسجدِ حرام‘‘ اور ’’بیت المقدس‘‘ کے ساتھ ساتھ اس کی طرف شدِّ رحال (سفر کرنے) کو جائز رکھا۔ آپ ﷺ کے منبر کو جنت کے حوضِ کوثر پر مقدر فرما دیا اور مسجد نبوی کے اس ٹکڑے کو ’’ریاضُ الجنّة‘‘ کا لقب ملا۔ اور ’’احد‘‘ پہاڑ کو جنتی پہاڑ کی نسبت ملی۔

۱۴...... آپ ﷺ کی امت بھی مکرم و معظم بنی۔ چنانچہ اسے ’’اُمتِ وسط‘‘ اور ’’خیرُ الاُمم‘‘ کا لقب ملا اور سابقہ امتوں پر شہادت دینے کا اور شہادت کی قبولیت کا اسے اعزاز ملا۔

۱۵...... آپ ﷺ کے ’’قرین و شیطان‘‘ کو آپ کے تابع کر کے اسے مسلمان بنا دیا۔ چنانچہ وہ خیر کے علاوہ کسی اور بات کی تلقین نہیں کرتا۔ (بطور نمونے کے یہ چند چیزیں ذکر کی گئی ہیں ورنہ خصوصیات تو بے شمار ہیں) جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان خصوصیات اور ان کے علاوہ دیگر بے شمار خصوصیات سے نوازا تھا اور نوازا ہے، وہ سب کی سب لائقِ تکریم و تعظیم ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی قدر نہ کریں؟ آپ ﷺ کا احترام نہ کریں؟ آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم نہ کریں؟ آپ ﷺ سے محبت نہ رکھیں؟

چوتھی بحث آپ ﷺ کے شمائل مبارکہ اور شرافتِ نسب کا بیان

آپ ﷺ فضائل و شمائل

۱...... ’’حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سب

سے زیادہ سخی دل اور وسیع الظرف تھے، سب سے زیادہ سچی زبان والے، اور سب سے زیادہ ایفاءِ عہد کرنے والے، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے زیادہ معزز و شریف گھرانے والے تھے۔ جو آدمی آپ کو اچانک دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا اور جو پہچان کر میل جول کرتا تو (آپ کے اخلاق عالیہ سے متاثر ہوکر) آپ کو محبوب بنا لیتا اور آپ کی تعریف کرتا ہوا یوں کہتا کہ میں نے آپ ﷺ جیسا (باکمال و باجمال) نہ آپ ﷺ سے پہلے دیکھا، نہ آپ کے بعد دیکھا۔ آپ ﷺ خوش اخلاق، خندہ رو، نرم طبیعت تھے۔ تندخو، سخت مزاج، بازار میں شور و شغب کرنے والے، فحش گو، کسی کی عیب جوئی کرنے والے اور کسی کی تعریف میں حد سے زیادہ مبالغہ کرنے والے نہیں تھے۔ جس چیز کی آپ کو خواہش نہ ہوتی تو اس سے صرف نظر فرماتے اور جس آدمی کو آپ سے کوئی امید وابستہ ہوتی تو آپ اسے مایوس و ناکام نہیں فرماتے تھے‘‘۔

۲...... ’’حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے قبر سے میں ہی اٹھوں گا اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی‘‘۔

۳...... ’’حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں اللہ کا محبوب ہوں، میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا، آدمؑ ہوں یا کوئی بھی نبی، سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، لیکن یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی سفارش قبول کی جائے گی، لیکن یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا شخص میں ہی ہوں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دے گا اور سب سے پہلے مجھے جنت میں داخل کرے گا۔ اس وقت میرے ساتھ مؤمن فقراء ہوں گے، لیکن میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ میں اولین و آخرین (خواہ انبیاء ہوں یا دوسرے بنی آدم) سب سے افضل و اکرم ہوں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا‘‘۔

آپ کے نسب مبارک کی نجابت و شرافت

آنحضرت ﷺ کے نسب عالی کی شرافت، آپ کے مبارک شہر (مکۃ المکرمہ)، آپ کے مولد و مسکن کی کرامت و فضیلت، تو وہ کسی صاحبِ خرد و عقل پر مخفی نہیں اور نہ ہی اس پر دلیل قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ بنو ہاشم اور قریش کا خلاصہ اور مغز و نچوڑ اور باعث فخر سرمایہ ہیں۔ اپنے والد ماجد اور والدہ ماجدہ کے سلسلۂ نسب کے اعتبار سے تمام اہلِ عرب سے اشرف و افضل ہیں۔ خصوصاً اہلِ مکہ (جو روئے زمین کے شہروں سے افضل ہے) میں سے اور اللہ تعالیٰ تمام مقربین صالحین سے افضل ترین

ہیں۔ چنانچہ اس حوالے سے بھی چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

۱...... ’’حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے یکے بعد دیگرے ہر قرن کے بنی آدم کے بہترین طبقوں میں منتقل کیا جاتا رہا، یہاں تک کہ میں اس موجودہ قرن میں پیدا ہوا‘‘۔

۲...... ’’حضرت عباسؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے اس مخلوق میں سے بہترین مخلوق (نوع انسانی) میں پیدا فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بہترین مخلوق کے دو طبقے (ایک عرب دوسرا عجم) بنائے، مجھے ان دو طبقوں میں سے بہترین طبقہ (عرب) میں پیدا فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بہترین طبقہ وقبیلہ کے مختلف گھرانے بنائے، اور مجھے ان گھرانوں میں سے بہترین گھرانے (قریش کے گھرانے) میں پیدا فرمایا۔ لہٰذا میں ان سب سے ذات وحسب کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر واعلیٰ ہوں اور گھرانے کے اعتبار سے بھی سب سے اونچا وافضل ہوں۔‘‘

۳...... ’’حضرت واثلہ بن اسقعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور کنانہ کی اولاد سے قریش کو چنا اور قریش کی اولاد سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چنا۔‘‘

۴...... ’’حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ حقیقت یہ ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے تمام مخلوق میں سے بنی آدم کو چنا اور بنی آدم میں سے اہلِ عرب کو چنا اور عرب میں سے مُضر کو چنا اور مُضر میں سے قریش کو چنا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چنا، گویا عمدہ ترین (مخلوق، خاندان اور حسب ونسب والوں) میں سے سب سے عمدہ اور اعلیٰ وافضل ترین میں ہوں۔ تو جو آدمی اہلِ عرب سے محبت رکھے گا وہ میری وجہ سے ان سے محبت رکھے گا۔ اور جو ان سے بغض ونفرت رکھے گا گویا وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض ونفرت رکھے گا۔‘‘

۵......حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارک حضرت آدمؑ کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک عالی شان نور تھی۔ فرشتوں کی تسبیح کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا وہ نور بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا تو (آنحضرت ﷺ کا) وہ نور ان کی صُلب میں منتقل فرمادیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (ھبوطِ آدم کے ساتھ) مجھے بھی حضرت آدمؑ کی صُلب میں زمین پر اتار دیا۔ پھر مجھے حضرت نوحؑ کی صُلب میں منتقل کیا۔ اسی طرح پھر حضرت ابراہیمؑ کی مبارک صُلب میں منتقل فرمایا۔ یوں حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہمیشہ مجھے مبارک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل فرماتے رہے، یہاں تک کہ مجھے والدین کے گھر میں پیدا فرمایا۔ گویا میرے

پورے سلسلہ نسب میں کبھی کوئی بھی سفاح (زنا کار) نہیں ہوا۔

اس واقعہ کی صحت پر حضرت عباسؓ کے اشعار بطور شہادت کافی وافی ہیں جو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی مدح میں کہے تھے۔ جب آپ ﷺ غزوہ تبوک سے مدینہ طیبہ میں واپس تشریف لائے تو حضرت عباسؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھ کو اجازت دیجئے کہ کچھ آپ کی مدح کروں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سالم رکھے۔ انہوں نے یہ اشعار آپ ﷺ کے سامنے پڑھے:

من قبلها طبت فی الظلال و فی مستودع حیث یخصف الورق

زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے اور نیز ودیعت گاہ میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اوپر تلے جوڑے جاتے تھے یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے۔

ثم هبطت البلاد لا بشر انت ولا مضغة ولا علق

پھر آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا اور آپ اس وقت نہ بشر تھے اور نہ مضغہ اور نہ علق۔

بل نطفة ترکب السفین و قد الجم نسرا و اهله الغرق

بلکہ (صلب آباء میں) محض ایک مادہ مائیہ تھے کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا اور حالت یہ تھی کہ نسر بت اور اس کے ماننے والوں کے لبوں تک طوفان غرق پہنچ رہا تھا۔

تنقل من صالب الی رحم اذا مضی عالم بدا طبق

(اور) وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتا رہا، جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تھا دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا۔

وردت نار الخلیل مکتتما فی صلبه انت کیف یحترق

(اسی سلسلہ میں) آپ نے نار خلیلؑ میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں مخفی تھے تو وہ کیسے جلتے۔

حتیٰ احتوی بیتک المهیمن من خندف علیاء تحتها النطق

(پھر آگے اسی طرح منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ (آپ کی فضیلت پر) شاہد ظاہر ہے اولاد خندف میں سے ایک ذروہ عالیہ پر جا گزیں ہوا جس کے تحت میں اور حلقے تھے۔

و انت لما ولدت اشرقت الارض و ضاءت بنورک الافق

اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔

فنحن فی ذلک الضیاء و فی النور سبل الرشاد نخترق

سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

فضائل سیدنا حضرت حسنؓ وسیدنا حضرت حسینؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسنؓ کے لئے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور تو اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ ’’اللّٰھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ‘‘ (مسلم شریف ج۲،ص۲۸۲)

۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ دن کے کسی حصہ میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ نہ تو آپ ﷺ مجھ سے کوئی بات کرتے تھے اور نہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کوئی بات کی۔ یہاں تک ہم بنی قینقاع کے بازار میں آ گئے۔ پھر آپ ﷺ واپس ہوئے اور حضرت فاطمہؓ کے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: بچہ کہاں ہے، بچہ کہاں ہے؟ یعنی حضرت حسنؓ۔ ہم نے خیال کیا کہ ان کی ماں نے ان کو غسل کروانے کے لئے اور ان کو خوشبو کا ہار پہنانے کے لئے روک رکھا ہے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ ﷺ کے گلے سے چمٹ گئے۔ آپ ﷺ نے بھی گلے سے چمٹا لیا اور فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور تو اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ (مسلم شریف ج،ص۲۸۲)

۳...... حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بن علیؓ کو نبی ﷺ کے کندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

۴...... حضرت ایاسؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں شہباء نامی خچر کو کھینچ رہا تھا جس پر آپ ﷺ اور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سوار تھے۔ یہاں تک کہ میں اسے کھینچ کر نبی کریم ﷺ کے حجرے تک لے گیا (حضرت حسنینؓ) میں سے ایک آپ ﷺ کے آگے تھا اور ایک پیچھے تھا۔ ’’ھذا قدامہ و ھذا خلفہ‘‘ (مسلم شریف ج۲ص۲۸۳)

۵...... سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں نکلے کہ آپ ﷺ اپنے اوپر ایک ایسی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر سیاہ بالوں سے کڑھائی کی ہوئی تھی۔ اسی دوران حضرت حسنؓ آ گئے تو آپ ﷺ نے ان کو چادر کے اندر داخل کر لیا۔ پھر حضرت حسینؓ آ گئے تو آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر کے اندر داخل کر لیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ آ گئیں تو آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت علیؓ آ گئے تو آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت

فرمائی:’’انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا‘‘ ترجمہ: اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے برائیوں کو اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں ایسا پاک صاف رکھے جیسا کہ پاک صاف رہنا چاہئے۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۸۳)

(فائدہ: اہل بیت میں اس جگہ ازواج مطہراتؓ کا داخل ہونا یقینی ہے۔ گو آیت کا نزول بظاہر ازواج کے حق میں ہوا اور ان ہی سے تخاطب ہورہا ہے۔ مگر مذکور حضرات بھی بطریق اولیٰ اس لقب کے مستحق اور فضیلت تطہیر کے اہل ہیں۔ جیسا کہ مسند احمد کی ایک روایت میں احـــق کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ باقی ازواج مطہراتؓ چونکہ خطاب قرآنی کی اوّلین مخاطب تھیں۔ اس لئے ان کی نسبت اس قسم کے اظہار اور تصریح کی ضرورت نہیں سمجھی گئی) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب! (تفسیر عثمانی الاحزاب:۳۳) نیز حضرت علیؓ کے فضائل میں بھی حضرت زید بن ارقمؓ کا قول گزر چکا ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۷۹)

فضائل سیدنا حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ

۱...... حضرت ابوقلابہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے امین حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہیں۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۸۲)

۲...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ یمن کے علاقے کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) ہمارے ساتھ کوئی ایسا آدمی بھیجیں کہ جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے۔ (مسلم ج۲ ص۲۸۲)

۳...... حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نجران کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہماری طرف کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری طرف ایک ایسے امانت دار آدمی کو بھیج رہا ہوں جو واقعی ہی امانت دار ہے، واقعی امانت دار ہے (دو دفعہ فرمایا) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے اس طرف اپنی نظروں کو جما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو بھیجا۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۸۲)

احد پہاڑ اور مولانا ابوالحسن علی ندوی

ماہر القادری نے لکھا کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے احد کی تعریف میں ایک ایسا جملہ لکھا جو ادب وتاریخ کا شاہکار ہے:

’’اے احد تو وہ ہے کہ تو نے لغت کو شجاعت کے الفاظ دیئے ہیں‘‘ (سیاحت نامہ ص۲۵۷)

سفیر روم کے سیدنا امام حسنؓ سے چھ سوالات

پروفیسر محمد حسین آزاد

ایک مرتبہ روم کے بادشاہ نے چند مسائل معلوم کرنے کے لئے اپنا ایک آدمی حضرت امیر معاویہؓ کے پاس بھیجا۔ ان کے سامنے آپ ﷺ کا یہ فرمان موجود تھا کہ ’’میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔‘‘ آپ نے بادشاہ روم کے سفیر کو حضرت علیؓ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت علیؓ نے انہیں فرمایا کہ جو سوالات تم پوچھنا چاہتے ہو، ان دو بچوں میں کسی سے پوچھ لو۔ سفیر روم نے حضرت حسنؓ سے درج ذیل سوالات کئے:

۱......حق وباطل میں کتنا فاصلہ ہے؟ ۲......زمین سے آسمان تک کتنی مسافت ہے؟ ۳......مشرق ومغرب میں کتنی دوری ہے؟ ۴......قوس وقزح کیا چیز ہے؟ ۵......مخنث کس کو کہتے ہیں؟ ۶......وہ دس چیزیں کون سی ہیں جن میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے سے سخت اور فائق پیدا کیا ہے؟

جوابات: سیدنا حضرت حسنؓ نے درج بالا سوالات کے یہ جوابات دیئے:

۱......حق وباطل میں چار انگشت کا فاصلہ ہے۔ اکثر وبیشتر جو کچھ آنکھ سے دیکھا ہوتا ہے حق وہ ہے اور جو کان سے سنا ہو وہ باطل ہوتا ہے۔ یعنی آنکھ سے دیکھا ہوا یقینی اور کان سے سنا ہوا تحقیق کا محتاج ہوتا ہے۔ ۲......زمین وآسمان کے درمیان اتنی مسافت ہے کہ مظلوم کی آہ اور آنکھ کی روشنی پہنچ جاتی ہے۔ ۳......مشرق ومغرب میں اتنا فاصلہ ہے کہ سورج ایک دن میں طے کر لیتا ہے۔ ۴......قوس وقزح میں قوس خدا ہے اس لئے کہ قزح شیطان کا نام ہے۔ یہ فراوانی رزق اور اہل زمین کے لئے غرق سے امان کی علامت ہے۔ اس لئے اگر یہ خشکی میں نمودار ہوتی ہے تو بارش کی علامت میں سے سمجھی جاتی ہے۔ ۵......مخنث کے بارے میں اگر یہ معلوم نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت، اس کے جسم میں دونوں کے اعضاء ہوں تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے بالغ ہونے کا انتظار کریں۔ اگر اسے احتلام ہو جائے تو مرد ہے اور اسے حیض آجائے اور سینہ ابھر آئے تو عورت ہے۔ ۶......وہ دس چیزیں جن میں سے ایک دوسرے پر غالب وقوی ہے، وہ یہ ہیں کہ خدا نے سب سے زیادہ سخت پتھر کو پیدا کیا، مگر اس سے زیادہ سخت لوہا ہے جو پتھر کو بھی کاٹ دیتا ہے، اس سے زیادہ سخت قوی آگ ہے جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے، آگ سے زیادہ قوی پانی ہے جو آگ کو بجھا دیتا ہے، اس پانی سے زیادہ قوی ابر ہے جو پانی کو اٹھائے پھرتا ہے، اس ابر سے زیادہ قوی ہوا ہے جو ابر کو اڑائے پھرتی ہے، ہوا سے زیادہ قوی فرشتہ ہے جس کی ہوا محکوم ہے، اس فرشتے سے زیادہ سخت وقوی ملک الموت ہے جو اس فرشتے کی روح قبض کر لیں گے، ملک الموت سے زیادہ قوی موت ہے جو ملک الموت کو بھی مار ڈالے گی اور موت سے زیادہ سخت وقوی حکم خدا ہے جو موت کو بھی ٹال دیتا ہے۔ سفیر روم حضرت حسنؓ جو ابھی بچے تھے، کے یہ جوابات سن کر ورطہ حیرت میں ڈوب گیا۔ (ریحانۃ النبی ص۱۸۸)

حضرت شیخ ابراہیم بن ادہمؒ

مولانا محمد امین

آپ بہت ہی اہل تقویٰ بزرگوں میں سے ہوئے ہیں اور بہت سے مشائخ سے شرف نیاز حاصل کیا۔تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ آپ کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی صحبت بہت عرصہ تک حاصل رہی۔ایک مرتبہ امام ابوحنیفہؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھا۔لیکن امام ابوحنیفہؒ نے ’’سیدنا‘‘ کہہ کر خطاب کیا اور اپنے نزدیک جگہ دی اور جب لوگوں نے سوال کیا کہ انہیں سرداری کیسے حاصل ہوگئی تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ ان کا مکمل وقت ذکر و شغل میں گزرتا ہے اور ہم دنیاوی مشاغل میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں۔

سبق آموز واقعات

ابتداء میں آپ بلخ کے سلطان اور عظیم المرتبت حکمران تھے۔پھر سلطنت کو چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی اور نیشاپور کے قرب میں ایک غار کو اپنا مسکن بنایا۔مکمل نو سال تک عبادت میں مصروف رہے اور ہر جمعہ کو لکڑیاں جمع کر کے فروخت کر دیتے اور جو کچھ ملتا، آدھا راہ مولا میں دے دیتے اور باقی ماندہ رقم سے روٹی خرید کر نماز جمعہ ادا کرتے اور پھر ہفتہ بھر کے لئے غار میں چلے جاتے۔

ایک دن آپ کے پاس حضرت شقیق بلخیؒ آئے اور سوال کیا کہ آپ نے دنیا سے فرار کیوں اختیار کیا؟ فرمایا کہ: اپنے دین کو آغوش میں لئے صحرا بصحرا قریہ بہ قریہ اس لئے بھاگتا پھرتا ہوں کہ دیکھنے والے مجھے یا تو مزدور تصور کریں یا دیوانہ۔تاکہ اپنے دین کو سلامت لے کر موت کے دروازے سے نکل جاؤں۔ ماہ رمضان میں آپ جنگل سے گھاس لے کر فروخت کیا کرتے اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو خیرات کر کے پوری شب مصروف عبادت رہتے۔جب آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کو نیند نہیں آتی؟ فرمایا کہ جس کی آنکھوں سے ہمہ وقت سیلاب اشک رواں ہو، اس کو بھلا نیند کیوں کر آسکتی ہے۔آپ کا یہ معمول تھا کہ فراغت نماز کے بعد اپنا چہرہ چھپا کر فرماتے کہ مجھے یہ خوف رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری نماز کو میرے منہ پر نہ ماردیں۔

ایک مجذوب قسم کا شخص پراگندہ حال اور چہرہ غبار آلود آپ کے سامنے آگیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس کا منہ دھویا اور فرمایا کہ جو منہ ذکر الٰہی کا مظہر ہو اس کو پراگندہ نہیں ہونا چاہئے۔جب اس

مجذوب کو کچھ ہوش آیا تو لوگوں نے پورا واقعہ اس سے بیان کیا جس کو سن کر اس نے توبہ کی۔ پھر آپ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ تم نے محض خدا کے واسطے سے ایک مجذوب کا منہ دھویا۔ اس لئے اللہ نے تمہارا قلب دھوڈالا۔

ساحل دجلہ پر آپ اپنی گدڑی سی رہے تھے کہ کسی نے آ کر کہا کہ حکومت چھوڑ کر تم نے کیا حاصل کیا؟ یہ سن کر آپ نے اپنی سوئی دریا میں پھینک دی تو بے شمار مچھلیاں اپنے منہ میں سونے کی ایک ایک سوئی دبائے نمودار ہوئیں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اپنی سوئی درکار ہے۔ چنانچہ ایک مچھلی آپ کی سوئی لے کر آ گئی۔ آپ نے سوئی لے کر اس شخص سے فرمایا کہ حکومت کو خیر باد کہہ کر ایک معمولی سی شے حاصل ہوئی ہے۔

آپ کچھ بزرگوں کے ہمراہ ایک قلعہ کے نزدیک پڑاؤ ڈال کر آگ روشن کرنے لگے تو کسی نے کہا کہ اس جگہ آگ اور پانی دونوں کا انتظام ہے۔ لہٰذا اگر کہیں سے جائز قسم کا گوشت مل جائے تو بھون کر کھائیں۔ آپ یہ فرما کر کہ اللہ کو سب قدرت ہے، مشغول نماز ہو گئے۔ اس وقت کہیں سے شیر کے دھاڑنے کی آواز آئی اور تمام بزرگوں نے کہنا شروع کیا کہ شیر ایک گورخر کو ہماری جانب گھیر کر لا رہا ہے۔ چنانچہ سب نے گورخر کو پکڑ کر ذبح کیا اور جب تک سارے لوگ کھانا کھاتے رہے۔ وہ شیر نگرانی کرتا رہا۔

(تذکرۃ الاولیاء مصنفہ شیخ فریدالدین عطارؒ)

حضرت سفیان بن ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں مولد النبی ﷺ کے پاس ابراہیم بن ادہمؒ کو بہت روتے ہوئے دیکھا۔ وہ مجھے دیکھ کر راستے سے پرے کو ہٹ گئے۔ میں نے ان کو سلام کیا اور وہاں نماز پڑھی۔ پھر ان سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ کیوں رو رہے ہو؟ وہ کہنے لگے خیریت ہے۔ کچھ نہیں۔ میں نے دوبارہ، سہ بارہ بھی سوال کیا۔ وہ یہی جواب دیتے رہے۔ میں نے بار بار سوال کیا تو وہ کہنے لگے کہ اگر میں وجہ بتا دوں تو تم اس کو پوشیدہ رکھو گے یا لوگوں پر ظاہر کر دو گے؟ میں نے کہا تم شوق سے کہو (یعنی میں مخفی رکھوں گا) کہنے لگے کہ:

تیس برس سے میرا دل سکباج (ایک قسم کا کھانا جس میں سرکہ اور گوشت اور میوہ جات پڑتے ہیں) کھانے کو چاہتا تھا اور میں مجاہدہ کے طور پر اس کو روکتا تھا۔ رات مجھ پر نیند کا بہت غلبہ ہوا۔ میں نے خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ وہ نہایت حسین شخص ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک سبز پیالہ ہے جس سے بھاپ اٹھ رہی ہے اور سکباج کی خوشبو اس میں سے آ رہی ہے۔ میں نے اپنے دل کو سنبھالا۔ اس نے میرے پاس آ کر کہا: ابراہیم لو اس کو کھا لو۔ میں نے کہا جس چیز کو اللہ کے واسطے چھوڑ دیا۔ اس کو اب نہیں کھانا ہے۔ وہ کہنے لگا اگرچہ اللہ جل شانہٗ خود کھلائیں؟ مجھ سے رونے کے سوا اس کا کوئی جواب بن نہ پڑا۔ وہ کہنے لگا:

اللہ تجھ پر رحم کرے، اس کو کھالے۔ میں نے کہا ہمیں یہ حکم ہے کہ جب تک ہمیں پورا حال کسی چیز کا معلوم نہ ہو جائے (کیا چیز ہے، کہاں سے آئی ہے) اس وقت تک اپنے برتن میں نہ ڈالیں۔ وہ کہنے لگے اللہ تمہاری حفاظت کرے۔ اس کو کھالو۔ یہ مجھے (جنت کے ناظم) رضوان نے دی ہے اور یہ کہا ہے کہ: اے خضر! یہ ابراہیم کو کھلا دو۔ اس نے بہت صبر کرلیا اور خواہشات کو بہت روک لیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ ابراہیم! اللہ جل شانہٗ کھلاتے ہیں اور تم انکار کرتے ہو۔ میں نے فرشتوں سے سنا ہے کہ: ''جو شخص بے طلب ملنے پر انکار کرتا ہے۔ اس کو طلب پر بھی نہیں ملتا۔'' میں نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو میں آپ کے سامنے حاضر ہوں۔ میں نے تو اپنے عہد کو اب تک نہیں توڑا۔ اتنے میں ایک جوان اور آیا اور اس نے حضرت خضر کو کچھ دے کر کہا کہ اس کا لقمہ بنا کر ابراہیم کے منہ میں دے دو۔ وہ مجھے اپنے ہاتھ سے کھلاتے رہے اور جب میری آنکھ کھلی تو اس کی شرینی میرے منہ میں تھی اور زعفران کا رنگ میرے ہونٹوں پر تھا۔ میں زمزم کے کنویں پر گیا اور منہ کو دھویا، مگر نہ منہ میں سے مزہ جاتا ہے، نہ ہونٹوں پر سے رنگ جاتا ہے۔ میں (سفیان بن ابراہیم) نے بھی دیکھا تو واقعی اس کا اثر موجود تھا۔

آپ کا وصال جمادی الاولیٰ میں ہوا۔ آپ کے مزار کے متعلق بعض حضرات نے کہا ہے کہ بغداد میں ہے اور بعض کی رائے ہے کہ آپ حضرت لوط علیہ السلام کی قبر کے نزدیک شام میں مدفون ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کورس بذریعہ پروجیکٹر ضلع سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے زیر اہتمام ۲۳ نومبر ۲۰۲۰ء کو ایک روزہ کورس مدرسہ دارالقرآن محمدیہ صالح پٹ روڈ گوٹھ حاجی خان محمد ناپر میں منعقد ہوا۔ کورس کی سرپرستی مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس سکھر اور نگرانی قاری محمد ناصر مکی نے کی۔ مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ شیخوپورہ و مبلغ مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی نے بیانات کئے۔

تحفظ ختم نبوت بذریعہ ملٹی میڈیا کورس قمبر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل میرو خان کے زیر اہتمام ۱۴، ۱۵ نومبر ۲۰۲۰ء جامع مسجد محمدی میرو خان میں زیر سرپرستی مولانا سعید احمد چانڈیو، زیر نگرانی مولانا منیر احمد پنہور دو، روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، پہلے روز تلاوت مولانا زوہیب پنہور اور دوسرے روز مولانا محمد عثمان نے کی۔ کورس سے ضلع شیخوپورہ / ننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا اور مبلغ لاڑکانہ مولانا ظفر اللہ سندھی نے اسباق پڑھائے۔ مولانا منیر احمد پنہور نے دعا کروائی اور جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا

قطب الاقطاب حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ

ادارہ

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے سانحہ ارتحال پر مولانا عبدالمنان بن مولانا عبدالسبحان دہلویؒ نے عربی زبان میں انسٹھ اشعار پر مشتمل مرثیہ تحریر کیا۔ سلطان الخطاطین حضرت سید نفیس الحسینی شاہؒ خلیفہ مجاز حضرت رائے پوریؒ نے بڑی محبت و محنت سے اسے کتابت کیا جو خدام الدین لاہور میں شائع ہوا۔ اسی کتابت کا عکس ہم ماہنامہ محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ میں ایک تاریخی دستاویز ریکارڈ ہو جائے گی۔ زہے نصیب! ذیل میں ان اشعار کا اردو ترجمہ بھی دیا جارہا ہے۔ پہلے اردو ترجمہ اور پھر کتابت کا عکس بالترتیب ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ اشعار

۱......اے دل! یہ تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو ہوش میں نہیں آرہا اور تیری دونوں آنکھیں آنسو بہارہی ہیں اور قرار وسکون چھن گیا ہے اور تو گھبرائے جارہا ہے۔ ۲......اور تیرے آنسوؤں کو ایک ایسے عظیم حادثہ نے سیلاب کی طرح بہانا شروع کردیا ہے، جس کی وجہ سے بہت سے فتنے پیدا ہونے لگے ہیں اور ایسی ہلاکت جو (درددل) پر دستک دینے لگی۔ ۳......اگر کوئی اور شخص اپنے صبر وسکون کو اپنے قابو میں رکھ سکتا ہو تو رکھ سکتا ہوگا۔ عشق ومحبت والے کو تو ایسے مواقع پر پریشانیوں اور مصیبتوں کے کڑوے کڑوے گھونٹ پڑتے ہیں۔ ۴......تجھ پر اے دل! ایک ایسا حادثہ عظیم آپڑا ہے کہ جس کی وجہ سے تمام مسلمانوں پر ایک بہت بڑی مصیبت آپڑی ہے اور کیا اس مصیبت کے لئے ٹل جانے کی کوئی صورت بھی ہے؟ ۵......اس حادثہ کی وجہ سے ٹھوس ٹھوس پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہوگئے اور خوب لرزاٹھے اور اس کی وجہ سے نرم نرم پتھر بھی چیخ چیخ کر رونے لگ گئے۔ ۶......زمین وآسمان اور صحرا اور تمام عالم اس مصیبت کی وجہ سے رنج وغم میں مبتلا اور رو رو کر نڈھال ہورہا ہے اور بے آب وگیاہ بیابان بھی رو رہا ہے۔ ۷......اور اس سے محبت کرنے والوں کی چیخ وپکار اور ان کی آہ وبکا کی وجہ سے سارے کے سارے دل گویا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہورہے ہیں۔ ۸......رنج وغم کے ایسے کالے کالے بادلوں نے ہم کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے، جو چاروں جانب پھیلے ہوئے ہیں اور کسی طرح بھی چھٹنے والے نہیں۔ ۹......جیسا کہ خود اس کو اشتیاق تھا اس نے اپنے پروردگار کی پکار پر لبیک کہہ کر نصف النہار کے وقت اسے قبول کیا اور اب اس سے پناہ کی جگہ کہاں؟

۱۰......یہ تمام مشائخ کرام کا سب سے بڑا شیخ، تمام ائمہ دین میں سے ایک بڑا امام، اس کی متبرک ہڈیاں اور پسلیاں اب مٹی کے نیچے ہیں۔ ۱۱......یہ مدفون بزرگ بھی بہت پاکیزہ اور اس کے دفن ہونے کی جگہ بھی بہت پاکیزہ، جہاں ہمارا محبوب جا کر اترا ہے، ایسی حالت میں کہ ہم آنسو بہارہے ہیں۔ ۱۲......اور قبر فخر کرنے والی ہے اور ایسے شیخ کامل کے وہاں جا کر ٹھکانہ بنانے کی وجہ سے اس کو حق بھی ہے کہ فخر کرے، اس لئے کہ وہاں تو اب سراسر سخاوت ہی سخاوت امانت رکھی گئی ہے۔

۱۳......وہ شیخ ایسے علوم ومعارف کا حامل تھا جس کا شمار بھی نہیں کرسکو گے اور اس میں اخلاق حسنہ کا ایک خزانہ تھا۔ کاش کہ تو اس سے کچھ نفع اٹھاتا۔ ۱۴......اس کے منافع تمام مخلوق خدا کے لئے عام تھے اور اس کے فوائد وبرکات بالکل ظاہر وباہر تھے

اور نفع پہنچا رہے تھے۔ ۱۵...... جو کوئی شخص بھی اس کے پاس کچھ طلب کرنے کے لئے حاضر ہوتا وہ اپنے مطالب کو وہاں پا لیتا تھا اور وہ اپنے باطنی نور سے اسے دیکھتا سنتا۔ ۱۶...... کیا تو نے حلم و بردباری اور علوم و معارف میں اس جیسا کوئی اور بھی دیکھا ہے؟ اور کیا اس کی توقع بھی تجھے ہوسکتی ہے؟ ۱۷...... وہ ہمیشہ (غفلت کی نیند) سونے والوں کو جگاتا تھا اور انہیں دکھاتا تھا کہ ان کی کوششیں رائیگاں جارہی ہیں اور مقصد یہ تھا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر عاجزی اور فروتنی اختیار کریں۔ ۱۸...... ہمیشہ اللہ کی یاد میں مصروف رہا اور اپنے آپ کو اس نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا کر دیا تھا، یہاں تک کہ اسے دنیا سے انتقال کرنا پڑا۔ ۱۹...... میرے پروردگار نے حسن سیرت کی وجہ سے اسے پسندیدہ خلعت پہنایا اور یہ ایک بلند مرتبہ ہے۔ ۲۰...... اس نے (مخلوق خدا کو) راہ راست کی ہدایت کی اور متعین کر کے بتایا کہ (خدا پرستی کی) شاہراہ یہ ہے اور تجھے اپنی نعمت (ارشاد) کی بخشش کی اس حالت میں کہ تو بے قیمت وضائع شدہ چیز تھی۔ ۲۱...... طریقت کے چہرے پر پڑے ہوئے پردے اس نے کھول دیئے اور حقیقت کو خوب اچھی طرح واضح کر کے دکھایا تاکہ آپ راہ راست سے ایسی حالت میں گمراہ نہ ہوں، جب کہ راستہ گم کرنے کا موقع ہوتا ہے۔ ۲۲...... اس (شیخ کامل) کی اقامت ورہائش ہمارے درمیان تھی اور وہ ہمارے حصہ میں آئے ہوئے۔ ہائے وہ محبوب (اب ہماری آنکھوں سے) غائب ہوگیا اور (یوں چلا گیا) کہ اب گویا وہ کبھی واپس ہمارے پاس آئے گا ہی نہیں۔ ۲۳...... وہ ہماری آنکھوں کی پتلی اور ہمارے دلوں کے لئے روشنی اور ہماری مجلس کی خوشی تھا اور ہم سب کو یکجا کرنے والا اور جمع کرنے والا تھا۔ ۲۴...... آپ کا کمال تھا ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' پس اے لوگو! ان (اخلاق فاضلہ) سے فائدہ اٹھاؤ۔ ۲۵...... اے اللہ کی رحمت! اس کے پاس تو قلب کا سکون واطمینان تھا، ہم اس کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور ان کی مجلس بہترین مجلس تھی۔ ۲۶...... پس (آج ہماری) آنکھ اس کے روشن چہرے کے نور و جمال کو ڈھونڈ رہی ہے (مگر جب نہیں پاتی تو) اس آنکھ سے آنسو بہنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ۲۷...... (ہماری یہ آنکھ) اس کی روشن پیشانی کی زیارت کرتی اور محبت کرتی تھی اور اسے یوں دیکھتی تھی جیسا کہ چودھویں کا روشن چاند آسمان پر چمک رہا ہے۔ ۲۸...... اے ہمارے پروردگار! اس شیخ کامل کی وفات وجدائی کے بعد ہم کو اس کی برکتوں سے محروم نہ رکھ ساری کی ساری بھلائیاں یا اللہ! تیرے پاس موجود ہیں۔ ۲۹...... جب میں نے اس کو گم کر دیا تو بس دنیا بھر کی ساری بھلائیاں اور خوبیاں گم کر چکا ہوں اور اس وجہ سے قریب ہے کہ میرا دل پارہ پارہ ہو جائے۔ ۳۰...... میں اس کے قریب گیا تھا تاکہ اس کی توجہات اور مہربانیاں اپنی طرف کھینچ کر فائدہ حاصل کروں، تو اس نے میری بہت عزت افزائی کی اور وہ تھے ہی ایسے کہ لوگوں کو فائدے پہنچایا کرتے تھے۔ ۳۱...... زندگی بدمزہ ہے اور مسافر و بے وطن کی ہر بات اس (کی وفات) کے بعد مشکل ہوگئی ہے تو آپ کہئے کہ پھر وہ دردمند و پریشان کیوں نہ ہو۔ ۳۲...... ہم نے اس کی جدائی کا مزا چکھ لیا اور ہم میں یہ طاقت نہ تھی کہ اس (کڑوے کسیلے) مزا کو چکھ سکیں۔ فرشتۂ موت کا یہ عمل پلک جھپکنے کی دیر میں یا اس سے بھی جلدی ہو جایا کرتا ہے۔ ۳۳...... موت نہ کسی چھوٹے کو چھوڑتی ہے نہ کسی بڑے کو اور جب اس کا مقررہ وقت آجائے تو کوئی نہیں اس کو ٹالنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو سکے۔ ۳۴...... اللہ تعالیٰ نے اس (شیخ کامل) کو ایک مومن کی فراست اور قسم قسم کی سمجھداری اور ذہن کی تیزی عطا فرمائی تھی۔ ۳۵...... اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شان کی بڑائی اور ایسا رعب جس کے ساتھ محبت ملی ہوئی تھی اور ایسا پختہ ارادہ جو کاٹا نہ جاسکتا تھا عطا فرمایا تھا۔ ۳۶...... اللہ تعالیٰ نے اس کو فہم اور صحیح رائے وادراک عطا فرمایا تھا تو کسی کی طاقت میں یہ بات نہیں کہ کسی معاملہ میں اس پر گرفت کر سکے۔ ۳۷...... اے اس کی وہ قوت ادراک جس کی مثال کہیں دیکھی نہیں گئی اور واقعہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے جس کو جو چاہے دے دیتا ہے اور جس کو نہ دینا چاہے اس سے روک لیتا ہے۔ ۳۸...... وہ میری امیدگاہ، میری لئے سراسر نفع ہی نفع اور میری منزل

مقصود اور مطلوب سعی وجہد، جب تک وہ زندہ رہے، مجھے کسی پریشان کن فکر مندی اور رنج وغم نے کوئی تکلیف وضرر نہیں پہنچایا۔ ۳۹...... جیسے بادشاہ عزت واحترام کے ساتھ رہتے ہیں۔ ہم بھی اس کے سائے میں ایسی ہی زندگی گزارتے رہے اور ہم سمجھتے تھے کہ یہ سایہ ہم سے اٹھایا نہیں جائے گا (مگر ہائے وہ سایہ ہم سے اٹھ گیا) ۴۰...... جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہو کر رہتا ہے اس کے بندوں پر اس کا نافذ شدہ حکم غالب ہو جایا کرتا ہے (اور ہم یقین کرتے ہیں) کہ بھلائی اس میں ہوتی ہے جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ ۴۱...... اب ہمارے لئے پناہ گاہ کہاں ہے؟ یقیناً کوئی بھی ایسی پناہ گاہ نہیں کہ اس (کی وفات) کے بعد ہم جا کر اس کا قصد کریں۔ ہائے جس کی ہم امید باندھ رہے ہیں وہ بات اب کبھی بھی ہونے والی نہیں۔ ۴۲...... میرا یہ درد وغم اس (شیخ کامل) پر ہے جو دنیا سے انتقال کر کے وفات پا چکا ہے اور اس نے ہمارے غم واندوہ کو ابھارا ہے اور اس کی طرف (اللہ تعالیٰ کی) بھیجی ہوئی موت کی وجہ سے (دین وتقویٰ کے) چشمے خشک ہو گئے۔ ۴۳...... اے ایسی قبر میں دفن ہونے والے! جس کی مٹی بھی بابرکت ہے تعجب ہے اس پر اور اس کی خوشبو پر جو مہک رہی ہے۔ ۴۴...... اللہ تعالیٰ تجھ پر ایسی ایسی رحمتیں نازل فرمائے جس کا شمار ختم ہی نہ ہو اور تجھے وہ عطیات دیئے جائیں کہ پھر وہ چھینے نہ جائیں۔ ۴۵...... اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے بدلہ والے دن اس کثرت کے ساتھ ثواب عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور وہاں پر تیری سفارشیں اللہ کے ہاں قبول ہوں۔ ۴۶...... اے میری روح! تیرا ٹھکانا اس جنت الفردوس میں ہو جس کی شان بڑی زبردست ہے، تجھے وہاں زندگی نصیب ہو اور تجھے اونچے مراتب حاصل ہوں۔ ۴۷...... اس (شیخ کامل) کی وفات کے بعد اس کی خلافت وجانشینی اس عبدالعزیز کی وراثت میں آئی جو شریعت کے ہر حکم کو شوق سے پورا کرنے والا ہے۔ ۴۸...... بڑا وفادار، بہت سچا اور سچائی تو اس کی طبیعت میں (پیدائشی طور پر) پڑی ہوئی ہے۔ بہت ہی نیک، بہت ہی دیندار اور پرہیزگار ہے۔ ۴۹...... بہت ہی اچھے اخلاق والا اور روشن چمکدار پیشانی والا ہے، صاف دل ودماغ والا ہے اور اگر اسے کوئی دھوکا دینا چاہے تو وہ دھوکا میں نہیں آتا۔ ۵۰...... بڑے بڑے باکمال لوگوں نے اس کے فضل وکمال کی گواہی اس وقت دی ہے جب کہ وہ ابھی ابھرنے اور بڑھنے لگا تھا۔ ۵۱...... سنت رسول اللہ ﷺ پر خود بھی چلنے والا ہے اور تجھے بھی اپنے عمل سے وہی راستہ دکھا رہا ہے اور گمراہی کی بنیادوں کو جڑوں سے اکھیڑ رہا ہے۔ ۵۲...... اور جب اندھیری رات کا آدھا حصہ گزر جائے تو اس اللہ تعالیٰ کے حضور میں تہجد پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور رکوع وسجود کرتا ہے۔ جو اسے دیکھ رہا ہے۔ ۵۳...... قرآن مجید کی تلاوت جو اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے وہ اس کی روحانی غذا ہے اور وہ کبھی بھی اس غذا سے سیر نہیں ہو رہا ہے۔ ۵۴...... نماز تہجد میں لمبے لمبے قیام کے ساتھ عشق ومحبت رکھنے کی وجہ سے اس کے دونوں پاؤں سوج گئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر کے مارے کانپ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے دبتا اور عاجزی کرتا ہے۔ ۵۵...... رات بھر بے چینی اور پریشانی میں گزارتا ہے اور ڈرتے ڈرتے صبح ہو جاتی ہے اور وہ دعائیں کرتے ہوئے کہہ رہا ہے۔ اے میرے مولا! تیرا لطف وکرم بہت وسیع ہے۔ ۵۶...... اور اے مخاطب! جب کبھی آپ اس کی نماز اور اس کی دعا کو جو عبادت کا مغز ہے دیکھو گے کہ وہ اس میں کوئی بناوٹ نہیں کر رہا ہے۔ ۵۷...... تو تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اپنے فضل وکرم کا بہت سا حصہ دے رکھا ہے اور وہ جس کو چاہے فراخی نصیب کر دیتا ہے۔ ۵۸...... محض اللہ کے فضل ہی سے وہ اپنے نفس کو قابو میں کئے ہوئے ہیں اور خود اپنے نفس کی برائی بیان کیا کرتا ہے تاکہ وہ راہ راست سے ہٹنے نہیں اور کسی غلط قسم کی لالچ میں نہ پڑے۔ ۵۹...... اے میرے پروردگار! اس کی امداد کیجئے اور اپنے دربار میں اس کی قبولیت کو اور بھی بڑھا دیجئے جب تک کہ روشنی والا سورج طلوع کرتا رہتا ہے یعنی رہتی دنیا تک۔

كلّ من عليها فانٍ

محي الحكمة وقطب العالم سيدنا ومولانا عبد القادر رائپوري قدس الله سره العزيز

المتوفى ١٤ ربيع الأول ١٣٨٢ هـ

[illegible]

يا قلب ما لك لا تفيق وتدمع … عيناك واستلب القرار فتفزع

وأفاض دمعك حادث حلّ بنا … فتن تحدث والهلاكة تفزع

من كان يملك صبره وقراره … فلصاحب الأشواق ما يتجرّع

هجمت بنا وقعت علينا مصيبة … للمسلمين وهل لذلك مدفع

هدّت به صمّ الجبال وزلزلت … زلزالها ويضجّ منه اليرمع

ورقى العوالم أرضها وسماؤها … وملائها وبكى الخراب البلقع

وصياح أهل ودادة وزفيرها … منه القلوب كأنها يتقطّع

ولقد أحاط بنا سحاب مظلم … وسعت جوانبه ولا يتقشّع

لبّى كما يشتاق دعوة ربه … نصف النهار وأين منها المفزع

شيخ المشائخ ذو إمام أمة … تحت التراب عظامه والأضلع

طاب الدفين وطاب مدفنه الذي … نزل الحبيب به وكنا ندمع

والقبر منفجر وحق فجاره … بمقامه والجود فيه المودع

فيه المعارف لا يطيق عدادها … وخزينة الأخلاق لو تتجمّع

عمّت منافعه جميع خلائق … وبدت فوائده كأنها هي ينفع

وجد المطالب من أتاه بطالبا … من نور باطنه يراه ويسطع

أفهل رأيت بحلمه وعلومه … أحدا يشابهه وهل يتوقّع

ما زال يوقظ نوما ويزيدهم … ما ضلّ سعيهم لكي يتخشّعوا

وجلا بذكر الله في نفسه … في حبه حتى أتاه المصرع

وكساه ربي حلّة مرضية … من حسن سيرته وذلك أرفع

وهدى طريق الرشد عن المحجة … وحباك نعمته وأنت مضيّع

كشف الغطاء عن الطريقة موضحا … كيلا يضلّ والضلالة موقع

فينا أقام بنه وكان نصيبنا … غاب الحبيب كأنه لا يرجع

وسواد أعيننا ونور قلوبنا … وسرور رحلتنا يظلم ويجمع

فالحب في الله المشرف عبده … والبغض فيه كما له ما نستمنعوا

يا رحمة الله السكينة عنده … كنا بمجالسه ونعم المجمع

فالعين بالشمس المجلّيا نوره … وجماله وتفيض منها الأدمع

كانت بنور جبينه في جبهة … وتراه كالبدر المنوّر يلمع

يا ربنا لا تحرمنا بعده … بركاته فالخير عندك أجمع

ولقد فقدت الخير حين فقدته … كاد الفؤاد لأجله يتصدّع

ودنوت منه لأستفيد عنايه … منه فأكرمني وكان يمتّع

فالعيش منكد بعده بعدائه … أمر الغريب فكيف لا يتفجّع

ذهنا وما كنا نطيق فراقه … فعل المنية للمحبة أسرع

والموت ما ترك الصغير ولا الكبير ولا يقوم لوقته من يدفع

وهب الإله له فراسة مؤمن … وفطانة وذكاوة يتبوّع

وجلاله ومهابة مخلوطة … بمودة وعزيمة لا تقطع

وتمامه بالفهم والرأي الصحيح فلم يطق أحد عليه يشنّع

يا قوة الأذكار لم تر مثلها … فالله يعطي من يشاء ويمنع

عشنا كما يحيى الملوك أعزة … في ظله وبطيبه لا يرفع

أحلى ومنفعتي وغاية بغيتي … ما ضرني بما أعاش بهم موتي

ماذا أراد الله يعلن أمره … بعباده والخير فيما يصنع

أين الملاذ والملاذ بيومه … من بعده هيهات مما يتوقّع

أسفي على من مات وأشعب الشجي … وبتوبة المبعوث عار المبدع

يا صاحب القبر المبارك تربه … عجبا له ولطيبه يتضوّع

صلّى عليك الله ما لا ينتهي … أحصاه ومنحت ما لا يبرع

وجزاك موفورا يليق بشانه … يوم الجزاء وأنت فيه مشفّع

في جنة الفردوس عز مكانها … مثواك يا روحي تعيش وترتع

ورث الخلافة بعده عبد العزيز بكل شيء في الشريعة مولع

وافى صدوق والصفا وطبعه … بر أبر بذلته متورّع

أجمل به خلقا وأوضح جبهة … صاف ولو خادعته لا يخدع

شهد الفطاحل بفضله وكماله … بر عماد قوة ربي معن

يمشي على سنن الهدى ويزكّيها … بفعاله وأنا بني عمي يقلع

وإذا مضى شطر من الليل البهيم يقوم فيه لمن يراه ويركع

وتلاوة القرآن أعظم قربة … فغداءه فيها وما هو يشبع

ويتور منه شعفا بطول قيامه … فدماه خوفا يقشعر ويخضع

ويبيت مضطربا ويصبح خائفا … ويقول يا مولاي لطفك أوسع

وإذا رأيت صلاته ودعاءه … مع العبادة فيه لا يتصنّع

لعلمت أن الله أفنى عبده … من فضله ولمن يشاء يوسّع

ويحض فضل الله يملك نفسه … ويذمها كيلا تزيغ فتطمع

يا رب بصرته وزده تقبّلا

ما دامت الشمس المنيرة تطلع

[illegible]   [illegible]

مولانا پیر جی عبدالحفیظؒ چیچہ وطنی والوں کا وصال

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ایک خلیفہ حضرت حافظ صالح محمدؒ رائے پور گجرات کے تھے۔ ان کے دو صاحبزادے تھے۔ حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ جو چک نمبر ۱۱ چیچہ وطنی میں قیام پذیر تھے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت مولانا حافظ صالح محمدؒ کے دوسرے صاحبزادے حضرت پیر جی عبداللطیفؒ تھے۔ آپ بھی حضرت رائے پوریؒ کے خلیفہ ارشد تھے۔ چیچہ وطنی میں آپ نے مدرسہ تجوید القرآن کے نام سے قائم کیا۔

انہیں حضرت پیر جی عبداللطیفؒ کے ہاں ۱۹۵۳ء میں جناب ''عبدالحفیظ'' پیدا ہوئے۔ آپ گجر برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے والد گرامی سے تعلیم کا آغاز کیا۔ قرآن مجید بھی تجوید القرآن چیچہ وطنی میں حفظ کیا۔ درس نظامی کا آغاز بھی اسی ادارہ میں ہوا۔ حضرت مولانا ارشاد احمدؒ چیچہ وطنی والے آپ کے استاذ تھے۔ درس نظامی کی تکمیل جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کی۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا فیض احمدؒ، حضرت مولانا علی محمدؒ، حضرت مولانا محمد اکبر خانؒ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے تھے۔ دورہ حدیث شریف کے بعد مدرسہ تجوید القرآن میں چھ سات سال آپ نے تدریس بھی کی۔ نو اسفار حج ہوئے۔ ۲۳ رعمرے کے بھی سفر کئے۔ عمرہ کے بعد اسفار میں حافظ مشتاق احمد بھی آپ کے ہمراہ رہے۔

آپ کے تایا ابا حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ چک ۱۱ والوں نے آپ کو اپنے پاس خانقاہ عزیزیہ چک نمبر ۱۱ میں بلا لیا۔ مدرسہ عزیزیہ حفظ القرآن اور خانقاہ عزیزیہ کی خدمت ونگرانی آپ کے ذمہ لگائی۔ حضرت ۱۱ والوں کی وفات کے بعد مکمل طور پر مدرسہ اور خانقاہ عزیزیہ کا انتظام، انصرام واہتمام آپ کے سپرد رہا۔ آپ کو حضرت مولانا محمد ابراہیم جگرانویؒ، حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ چک نمبر ۱۱، حضرت قبلہ سید نفیس الحسینیؒ لاہور ایسے کئی مشائخ سے خلافت کا اعزاز حاصل ہوا۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ رائے پوریؒ زندگی بھر تمام دینی جماعتوں، اداروں، شخصیات اور تحریکوں کے شانہ بشانہ رہے۔ ہر سال چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں قافلہ کے ساتھ شرکت فرماتے۔ ایک اجلاس کی صدارت بھی فرماتے اور پوری کانفرنس کے دوران اکثر وبیشتر اسٹیج پر تشریف فرما رہتے۔ علاقہ بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی فرماتے۔ آپ کا وجود تمام دینی تحریکات کے لئے انعام خداوندی تھا۔ آپ ملک بھر کے دینی اجتماعات اور کاموں کے لئے بڑی جان سپاری کے ساتھ شرکت فرماتے۔ اس وقت ملک

کے اہل اللہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ وہ کیا گئے کہ روایات اکابر کا ایک سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔

آپ نے علاقہ بھر میں کئی مساجد و مدارس تعمیر کرائیں۔ چک نمبر ۱۱ کے چاروں کونوں پر مساجد کی تعمیر کرائی۔ ہر روز فجر کی نماز کسی نئی تعمیر کردہ مسجد میں پڑھتے۔ خانقاہ شریف سے نکلتے، دوستوں کو نماز کے لئے جگاتے جاتے اور یوں مسجد پہنچنے تک گاؤں کے ایک حصہ کو نماز کے قیام کے لئے قائم کر دیتے۔ دوسرے دن گاؤں کی دوسری سمت، تیسرے دن تیسری سمت، یوں پورے چک کو اقامت صلوٰۃ کی تلقین فرماتے۔

وفات کے دن بھی صبح نماز سے قبل اٹھے۔ راستہ میں ساتھیوں کو آوازیں دے کر جگاتے گئے۔ راستہ میں ایک جگہ سینہ میں درد ہوا، بیٹھ گئے اور پھر اٹھے۔ درد سے پھر بیٹھ گئے۔ ہسپتال لے جایا گیا۔ راستہ میں ہی مسکراتے، باتیں کرتے اس دنیا کی حدود کو پار کر کے عالم آخرت میں جا ڈیرہ لگایا۔

۷/نومبر ۲۰۲۰ء کو مغرب کے بعد شہر کے سب سے بڑے اسٹیڈیم میں آپ کی نماز جنازہ آپ کے برادر گرامی پیر جی عبدالجلیل رائے پوری نے پڑھائی اور چک گیارہ کے قبرستان میں محو استراحت ہوئے۔ حق تعالیٰ رحمتوں سے شرابور فرمائیں۔ آمین!

چناب نگر میں قادیانیت ترک کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ، سینکڑوں مسلمان ہو گئے

(چناب نگر نمائندہ امت) چناب نگر میں گزشتہ مہینوں کے دوران قادیانیوں کی طرف سے اسلام قبول کرنے میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور تعداد سینکڑوں میں جا پہنچی۔ اس پر قادیانی اعلیٰ قیادت پریشان ہے۔ تفصیلات کے مطابق چناب نگر میں قادیانیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ نومسلموں نے کہا کہ ہم مرزا قادیانی کے جھوٹے مذہب پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حضور ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور مرزا قادیانی کو ماننے والے دجال، کذاب اور کافر ہیں۔ ہم سچے دل کے ساتھ اسلام قبول کرتے اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا قادیانیت سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔

واضح رہے کہ چناب نگر میں قادیانی مذہب ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ چند ماہ میں سینکڑوں افراد قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ تعداد سینکڑوں تک جا پہنچی ہے۔ دوسری جانب قادیانی مذہب چھوڑنے کی وجہ سے قادیانی اعلیٰ قیادت سخت پریشان ہے، جس کی اصل وجہ قادیانی جماعت میں بڑے پیمانے پر پھوٹ ہے۔ اس کی وجہ سے بغاوت میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور قادیانی دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

(روزنامہ امت کراچی ۱۱ نومبر ۲۰۲۰ء)

قادیانیوں کے تین سوالات کے جوابات

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

ا...... قادیانیوں نے پہلے اپنی نشریاتی پروگراموں میں نو سوالات کئے۔ جن کا جواب رسالہ ’’قادیانیوں کے نوسوالات کے جوابات‘‘ میں دیا گیا۔

۲...... پھر قادیانیوں نے بارہ سوالات کئے جن کا جواب رسالہ ’’قادیانیوں کے بارہ سوالات کے جوابات‘‘ میں دیا گیا۔

۳...... اب قادیانیوں نے امت سے تین سوالات کئے جن کا جواب یہ رسالہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے: (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

حضور ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

’’یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آبائکم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔‘‘ ترجمہ: ’’آخری زمانہ میں دجال وکذاب ہوں گے، تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جو تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنی ہوں گی، تم ان سے دور رہنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔‘‘ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ:۲۸)

موجودزمانہ میں اس حدیث کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے قادیانی اور لاہوری حضرات ہیں۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ ان کی تقریباً ہر بات جھوٹ کا پلندا اور دجل وفریب کا مجموعہ ہوتی ہے۔ حال ہی میں ان کی طرف سے اہل اسلام سے تین سوالات کئے گئے ہیں، ان سوالات کو پڑھنے والا ہر قاری آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ سوالات برائے علم نہیں، بلکہ مغالطہ آرائی، دھوکا دہی، دجل وفریب اور جھوٹ کا شاہکار اور مصداق ہیں۔ آپ بھی ان سوالات کو پڑھیں اور ان کے دجل وفریب کو قریب سے دیکھیں اور ان سے محفوظ ہوں۔ ان شاء اللہ! ان سوالات کے ضمن میں چھپائے گئے ان کے دجل وفریب کو بھی ظاہر کرتے ہوئے اس کا جواب لکھا جائے گا۔ قادیانیوں کی جانب سے کیے گئے سوالات درج ذیل ہیں:

سوال ا:...... اگر قرآن کریم کے ترجمہ میں اختلاف رائے کو تحریف قرار دیا جائے تو تحریف کا فیصلہ کون کرے گا؟

سوال۲:……اگر قرآن کریم کے ترجمہ میں اختلاف رائے کو تحریف قرار دیا جائے تو تمام مسالک کے تراجم قابل ضبطی قرار دے دیئے جائیں گے؟

سوال۳:……کیا ہمارے مخالفین کوئی ایک ترجمہ قرآن کریم کا ایسا پیش کر سکتے ہیں، جس پر تمام امت مسلمہ کو اتفاق ہو؟

سوالات کے جواب سے پہلے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس طرح قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت فرمائی ہے۔ اسی طرح اس کے معنی ومفہوم کی بھی حفاظت فرمائی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

۱:…… ’’اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔‘‘ (الحجر:۹) ترجمہ: ’’ہم نے آپ اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں۔‘‘

۲:…… ’’اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ …. ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ۔‘‘ (القیامۃ:۱۷،۱۹) ترجمہ: ’’وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو جمع رکھنا اور پڑھنا، پھر مقرر ہمارا ذمہ ہے اس کو کھول کر بتلانا۔‘‘

۳:…… ’’وَاِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ۔‘‘ (حم السجدۃ:۴۱-۴۲) ترجمہ: ’’اور وہ کتاب ہے نادر، اس پر جھوٹ کا دخل نہیں آگے سے اور نہ پیچھے سے اتاری ہوئی ہے حکمتوں والے سب تعریفوں والے کی۔‘‘

۴:…… ’’یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ۔‘‘ (النساء:۴۶) ’’پھیرتے ہیں بات کو اس کے ٹھکانے سے۔‘‘

۵:…… ’’قُلْ مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ۔‘‘ (سورۂ ص:۸۶) ترجمہ: ’’تو کہہ میں مانگتا نہیں تم سے اس پر کچھ بدلہ اور میں نہیں اپنے آپ کو بنانے والا۔‘‘

۶:…… ’’اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا۔‘‘ (حم السجدۃ:۴۰) ترجمہ: ’’جو لوگ ٹیڑھے چلتے ہیں ہماری باتوں میں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں۔‘‘

۷:…… ’’وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَیْرِ هُدًی مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔‘‘ (القصص:۵۰) ترجمہ: ’’اور اس سے گمراہ زیادہ کون جو چلے اپنی خواہش پر بدون راہ بتلائے اللہ کے بیشک اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔‘‘

۸:…… ’’یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا۔‘‘ (البقرۃ:۲۶) ترجمہ: ’’گمراہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس مثال سے بہتیروں کو اور ہدایت کرتا ہے اس سے بہتیروں کو۔‘‘

۹:…… ’’وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ

شَیْئًا۔‘‘(النجم:۲۸) ترجمہ:’’اوران کو اس کی کچھ خبر نہیں محض اٹکل پر چلتے ہیں اور اٹکل کچھ کام نہ آئے ٹھیک بات میں۔‘‘ حضورﷺ کا ارشاد ہے:

۱:...... ’’من قال في القرآن برأيه فأصاب فقد أخطأ۔‘‘(مشکوٰۃ شریف:۳۵) ترجمہ:’’جو شخص قرآن میں (بغیر علم کے) اپنی رائے سے کچھ کہتا ہے اور وہ صحیح بھی ہو جائے تو بھی غلطی کرتا ہے۔‘‘

۲:...... ’’یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عَدُوْلُه یَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَأْوِیْلَ الْجَاهِلِیْنَ۔‘‘(مشکوٰۃ شریف:۳۶) ترجمہ:’’اس علم کو ہر بعد والی نسل کے عادل لوگ حاصل کریں گے، جو اس سے غلو کرنے والوں کی تحریفات، اہلِ باطل کے غلط انتساب، اور بے علم لوگوں کی تاویلات کو دور کریں گے۔‘‘

قرآن کریم کی ان آیات اور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح قرآن کریم کے الفاظ کا معنی اور صحیح تفسیر ہوتی ہے، اسی طرح قرآن کریم کے الفاظ اور معنی میں غلو، الحاد، تحریف، انتحال، جہلاء کی تاویلات، نفس، گمان اور خواہش کی پیروی سے گمراہی کے امکانات بھی موجود ہیں۔

سوال ۱:...... اگر قرآن کریم کے ترجمہ میں اختلاف رائے کو تحریف قرار دیا جائے تو تحریف کا فیصلہ کون کرے گا؟

جواب:...... قرآن کریم کے ترجمہ میں اختلاف رائے کو کسی نے تحریف قرار نہیں دیا۔ تحریف اور چیز ہے اور ترجمہ میں اختلاف رائے اور چیز ہے۔ تحریف کا مفہوم ہے اصل الفاظ یا معنی کو بدل کر کچھ اور لکھ دینا اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید میں تحریف کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو جاتا ہے۔ دشمنانِ اسلام مختلف ادوار میں قرآن مجید میں تین طرح کی تحریف کرنے کی کوشش کرتے رہے:

۱:- تحریف لفظی: آیات قرآن مجید میں الفاظ کی کمی بیشی۔ ۲:- تحریف معنوی: ترجمہ قرآن مجید کرنے میں ارادۃً اصل معنوں سے ہٹ کر کوئی دوسرا مفہوم بیان کرنا۔ ۳:- تحریف منصبی: جو آیات رسول ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں، ان کو اپنے اوپر یا کسی اور پر منطبق کرنا، یا جو آیات مکہ مکرمہ یا بیت اللہ شریف کی شان میں ہوں، ان کو کسی اور جگہ پر چسپاں کرنا وغیرہ۔

قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے نام نہاد خلیفوں نے اپنی کتابوں میں قرآنی آیات کے حوالے سے ہر قسم کی تحریف روا رکھی، جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود لکھا ہے کہ تحریف کرنے والا جماعت مؤمنین سے خارج، ملحد اور کافر ہے:’’اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتبِ سماوی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور

اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔'' (ازالہ اوہام ص:۱۷۰، مندرجہ خزائن ج:۳، ص:۱۷۰)

تحریف کرنے والے کو مرزا غلام قادیانی نے سخت شریر، بدمعاش اور غنڈہ کہا ہے: ''یوں ہی کسی آیت کا سرپیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا یہ توان لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور گنڈے کہلاتے ہیں۔'' (چشمہ معرفت ص ۱۹۵، خزائن ج ۲۳ ص ۲۰۳، ۲۰۴)

اور تحریف کرنے والے کو اس نے دجال کہا ہے: ''دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو، اس کو دجال کہتے ہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۴۵۶، خزائن ج:۲۲ ص ۴۵۶)

آیئے! دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں کون کون سی تحریفات کیں اور کس طرح اپنے ہی مقرر کردہ معیار کے مطابق جماعت مومنین سے خارج، ملحد، کافر، سخت شریر، بدمعاش، غنڈہ اور دجال ہو گیا؟

تحریف لفظی ومعنوی کی مثال: قرآن کریم میں سورۂ یٰسین کی ابتدائی آیات اس طرح ہیں: ''یٰسٓ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علٰی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم۔'' (یٰسین:۱تا۵)

مرزا قادیانی نے ان آیات میں تحریف لفظی اور معنوی کا ارتکاب کر کے یہ آیات اور ان کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے: ''اے سردار! تو خدا کا مرسل ہے، راہ راست پر، اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۰۷، مندرجہ خزائن ج:۲۲، ص:۱۱۰)

۱:- قرآن مجید میں ''یٰسٓ'' کے بعد ''والقُرآن الحَکِیمِ'' ہے، جس میں قرآن حکیم کی قسم کھائی گئی ہے اور اگلی آیت ''اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ'' اس قسم کا جواب ہے، مگر مرزا قادیانی نے تحریف لفظی کر کے ''وَالْقُرآنِ الْحَکِیمِ'' کی آیت کو حذف کر دیا، اور جواب قسم بغیر قسم کے ذکر کر دیا۔

۲:- ان آیات میں مرزا قادیانی نے متعدد تحریفات کی ہیں: ان آیات میں مرزا قادیانی نے خود کو صاحب یٰسین کہا اور بزور (خانہ ساز) الہام ان آیات کو اپنے اوپر منطبق کر لیا۔ گویا اب یہ خطاب سید المرسلین ﷺ کے بجائے مرزا قادیانی کو منتقل ہو گیا۔ (نعوذ باللہ)

۳:- قرآن کریم میں ''تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ'' کی آیت قرآن حکیم سے متعلق ہے، اور مطلب یہ ہے کہ یہ قرآن، عزیز رحیم خدا کی جانب سے نازل شدہ ہے، مگر مرزا قادیانی خود اپنے آپ کو

نازل شدہ سمجھ بیٹھے، اور اس آیت کو بھی اپنی صفت قرار دے کر یہ ترجمہ کیا: ’’اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔‘‘

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں: نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ترجمہ: ’’آخر زمانے میں بہت سے دجال، کذاب (مکار، جھوٹے) ہوں گے (جن کی علامت یہ ہے کہ) وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تو تم نے کبھی سنی ہوں گی، نہ تمہارے باپ دادا نے، خبردار! ان سے بچتے رہنا! کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں اور اپنے فتنے کے جال میں نہ پھانس لیں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص:۲۸)

صاحبِ مرقات لکھتے ہیں: ’’یعنی وہ جھوٹی حدیثیں پیش کریں گے، باطل احکام گھڑیں گے اور اعتقاداتِ باطلہ کو مکروفریب سے رائج کریں گے۔‘‘

یہ حدیث مبارکہ مرزا قادیانی اور اس کی امت پر حرف بحرف صادق آتی ہے۔ سورہ الفتح کی آخری آیت ’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ‘‘ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت اور آپس میں مہربان ہیں۔‘‘

اور سورۃ الصف کی آیت نمبر:۵ ’’هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔‘‘ ترجمہ: ’’وہ اللہ ایسا ہے، جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت (قرآن) اور دین حق (اسلام) دے کر بھیجا ہے، تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کردے، گو مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔‘‘

ان دونوں آیتوں کے بارے میں مرزا قادیانی کا الہامی انکشاف یہ ہے کہ پہلی آیت میں ’’محمد رسول اللہ ‘‘ سے اور دوسری آیت میں ’’رسولہ ‘‘ سے مراد ان کی ذات ہے۔ (نعوذ باللہ) چنانچہ اپنے اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں لکھتا ہے: ’’حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ چنانچہ وہ مکالماتِ الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں، ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے: ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔‘‘ (دیکھو ص:۴۹۸، براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے، پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: ’’محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ‘‘ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص:۲،۳، خزائن ج:۱۸، ص:۲۰۶، ۲۰۷)

سورۂ صف کی آیت:۶ ’’وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔‘‘ (الصف:۶)

(اور خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے) اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس عظیم الشان رسول کی اپنے بعد تشریف آوری کی خوشخبری دی اور جس کا نام نامی احمد بتایا، اس کا مصداق سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے سے (جبکہ یہ آیت نازل ہوئی) آج تک چودہ صدیوں میں مسلمانوں کے ایک متنفس کو بھی اس سے اختلاف نہیں۔ خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ”میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں۔“ (مشکوٰۃ ص:۵۱۳)

آنحضرت ﷺ نے خود اپنے اسمائے گرامی محمد اور احمد ذکر فرمائے۔ (مشکوٰۃ ص:۵۱۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اسی بشارت کی بنا پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیا و آخرت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرب و تعلق سب لوگوں سے زیادہ حاصل ہے اور یہ کہ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۵۰۹) اسی آیت کی بنا پر اسلام کا عیسائیت کے مقابلے میں چودہ صدیوں سے معرکہ قائم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس نبی کی آمد کی بشارت دی اور جس کا ذکر (تحریف کے باوجود) انجیل سے حذف نہیں کیا جا سکا ہے، اس سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، ان مختصر اشارات کے بعد اب قادیانی تحریف ملاحظہ فرمائیے:

۱:- ”مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد“ آیت مرقوم الصدر کے الفاظ میں مسیح نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیش گوئی کی ہے کہ ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا آنا میرے بعد ہوگا۔ اس کا نام احمد ہے۔ پیش گوئی میں آنے والے رسول کا اسم احمد بتایا گیا ہے، جس کے مصداق آنحضرت ﷺ اس لیے نہیں ہو سکتے کہ قرآنی وحی میں کسی مقام سے آپ کا نام نامی احمد ثابت نہیں ہوتا، ہاں محمد آپ کا اسم گرامی ضرور ہے، جیسا کہ آپ قبل از دعوائے نبوت محمد (ﷺ) کے نام سے مشہور تھے، اور ایسا ہی قرآنی وحی میں بھی بار بار آپ کا نام محمد (ﷺ) ہی بتایا گیا ہے۔“ (روزنامہ الفضل قادیان، ۱۹ اگست ۱۹۱۸ء)

۲:- ”اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے؟ میرا اپنا دعویٰ ہے، اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کر دیا، بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے، اور حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب، احمد ہیں، چنانچہ ان کے درسوں کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہیں۔“ (انوار خلافت ص:۲۱، مندرجہ انوار العلوم ج:۳، ص:۸۶)

ایک جانب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی پوری امت ہے اور دوسری جانب قادیانی امت

کے مسیح موعود، خلیفہ نور دین اور میاں محمود احمد ہیں۔ یہ فیصلہ تو دنیا کے اہل عقل وفہم پر چھوڑتا ہوں کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ (تحفہ قادیانیت ج:۶،ص:۲۰۸)

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ آیات جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی شان میں نازل فرمائیں، ان کو اپنے اوپر منطبق کیا ہے۔ اس طرح بے شمار ''الہامات'' جن کے ذریعے مرزا قادیانی نے اپنی ذات، اپنے گاؤں، اپنے خاندان کی شان بیان کرنے میں وحی چوری کی ہے، سب تحریف منصبی کی صورتیں ہیں۔ اسی طرح قرآنی آیات سے ملتے جلتے مشابہ الفاظ اور قرآنی الفاظ میں لپٹے ہوئے ''الہامات اور وحیاں'' بھی تحریفِ قرآن ہی کی شکلیں ہیں۔

اب رہا یہ سوال کی تحریف کا فیصلہ کون کرے گا؟ اس کے بارہ میں تو آپ ﷺ نے اپنے ارشاد میں فرمادیا کہ ''اس علم کو ہر بعد والی نسل کے عادل لوگ حاصل کریں گے، جو اس سے غلو کرنے والوں کی تحریفات اہل باطل کے غلط انتساب اور بے علم لوگوں کی تاویلات کو دور کریں گے۔'' یہاں تک سوال اول کی جزدوم تحریف کے بارہ میں ذکر کیا گیا، اس سوال کے جزءاول کے بارہ میں یہ عرض ہے کہ: قرآن کریم کے معنی و مفہوم کے کھولنے کو تفسیر کہا جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ تفسیریں مختلف کیوں ہوتی ہیں؟ اور کون سی تفسیر صحیح ہے اور کون سی تفسیر صحیح نہیں۔ تو اس کی وضاحت یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں: بعض وہ آیات ہیں جن کا معنی، مفہوم ومطلب اور ان کی مراد بالکل واضح اور آسان ہے۔ بعض دوسری وہ آیات ہیں جن میں کوئی اجمال، ابہام یا تشریحی دشواری پیش آتی ہے یا ان کو سمجھنے کے لئے پورے پس منظر کو سمجھنے کی ضرورت ہے یا ان سے دقیق قانونی مسائل یا گہرے اسرار ومعارف مستنبط ہوتے ہیں، ایسی آیات کی تشریح کے لئے محض زبان دانی کافی نہیں، بلکہ اس کے لئے بہت سی معلومات کی ضرورت ہے۔ جو تفسیر کی کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہیں۔ قرآن کریم کی تفسیر چند چیزوں کو بطورِ خاص سامنے رکھ کر کی جائے گی، جنہیں تفسیر قرآن کریم کے مآخذ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ کل چھ ہیں:

۱:... قرآن کریم، ۲:... احادیث نبویہ، ۳:... صحابہ کرامؓ کے اقوال، ۴:... تابعینؒ کے اقوال، ۵:... لغت عرب، ۶:... عقل سلیم۔

۱:۔تفسیر قرآن کریم کا پہلا ماخذ خود قرآن کریم ہے، جیسا کہ قاعدہ ہے کہ ''القرآن یفسر بعضہ بعضاً'' یعنی اس کی آیات بعض اوقات ایک دوسرے کی تفسیر کر دیتی ہیں، جیسے: ''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔'' ترجمہ: از شیخ الہند: ''بتلا ہم کو راہ سیدھی، ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا''

اب اس آیت میں جن پر انعام کیا گیا، وہ کون لوگ ہیں؟ اس کا یہاں ذکر نہیں۔ دوسری آیت میں اسی کی وضاحت کی گئی۔ جیسا کہ ارشاد ہے: ’’فَأُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ أَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ۔ ‘‘(النساء:۶۹) ترجمہ: ’’تو یہ لوگ ان حضرات کے ہمراہ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے کامل انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہید اور نیک بخت۔‘‘

۲:۔تفسیر قرآن کریم کا دوسرا ماخذ حدیث نبوی ہے،قرآن کریم نے کئی مقامات پر واضح فرمایا ہے کہ سرکاردوعالم ﷺ کو اس دنیا میں مبعوث فرمانے کا مقصد یہی تھا کہ آپ اپنے قول وفعل سے آیات قرآنی کی تفسیر فرمائیں،جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱:......’’وَأَنْزَلْنَا إِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَیْھِمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ۔ ‘‘ (النحل:۴۴) ترجمہ: ’’اور اتاری ہم نے تجھ پر یہ یادداشت کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ہے ان کے واسطے تاکہ وہ غور کریں۔‘‘

۲:......’’إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاکَ اللّٰہُ۔‘‘ (النساء:۱۰۵) ترجمہ: ’’بے شک ہم نے اتاری تیری طرف کتاب سچی کہ تو انصاف کرے لوگوں میں جو کچھ سمجھا دے اللہ۔‘‘

۳:......’’وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ إِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِیْ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۔ ‘‘(النحل:۶۴) ترجمہ: ’’اور ہم نے اتاری تجھ پر کتاب اسی واسطے کہ کھول کر سنادے تو ان کو وہ چیز کہ جس میں جھگڑ رہے ہیں اور سیدھی راہ بجھانے کو اور واسطے بخشش ایمان لانے والوں کے۔‘‘

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے: ’’جب انسان پوری توجہ کے ساتھ حدیث شریف میں غور وفکر کرے تو بہت سی احادیث سے یہ بات واضح ہوجائے گی کہ قرآن کریم گویا ایک ایسا بہتا چشمہ ہے،جس سے احادیث نبویہ پھوٹ رہی ہیں، یہاں تک کہ بہت سی احادیث میں قرآن کریم کی تعبیر کی جانب باریک اشارات دکھائی دیں گے۔‘‘ (اصول تفسیر وعلوم قرآن ص:۶۸)

اور فرماتے تھے کہ قرآن کریم کی مراد اس وقت تک معلق رہتی ہے جب تک حدیث کی طرف رجوع نہ کیا جائے اور حدیث شریف کو قرآن کریم کی شرح نہ بنایا جائے۔ (ایضاً ص ۶۸)

۳:۔تفسیر قرآن کریم کا تیسرا ماخذ صحابہ کرامؓ کے اقوال ہیں۔کیونکہ صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کی تعلیم براہِ راست آنحضرت ﷺ سے حاصل کی۔قرآن کریم،اس کی تفسیر اور متعلقات کو براہِ راست آپ ﷺ کے اقوال وافعال سے انہوں نے حاصل کیا۔ یہ حضرات اہلِ زبان بھی تھے اور قرآن کریم کے نزول کے

ماحول سے پوری طرح باخبر بھی تھے۔انہوں نے صرف اپنی زبان دانی پر بھروسہ کرنے کے بجائے قرآن کریم سبقاً سبقاً آپ ﷺ سے پڑھا۔اس لئے ان کے اقوال تفسیر کا ماخذ حجت اور واجب الاتباع ہوں گے۔

۴:۔قرآن کریم کی تفسیر کا چوتھا ماخذ تابعین کے اقوال ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے صحابہ کرامؓ سے قرآن وسنت کا علم حاصل کیا۔حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ:''تابعی اگر کوئی تفسیر کسی صحابی سے نقل کررہا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو صحابہ کرامؓ کی تفسیر کا ہے اور تابعی اپنا کوئی قول بیان کرے تو دیکھا جائے گا کہ دوسرے کسی تابعی کا قول اس کے خلاف ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی قول اس کے خلاف موجود ہو تو اس وقت تابعی کا قول حجت نہیں ہوگا، بلکہ اس آیت کی تفسیر کے لئے قرآن کریم، احادیث نبویہ، آثار صحابہؓ، لغت عرب اور دوسرے شرعی دلائل پر غور کر کے کوئی فیصلہ کیا جائے گا اور اگر تابعین کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہو تو اس صورت میں بلاشبہ ان کی تفسیر حجت اور واجب الاتباع ہوگی۔'' (تفسیر ابن کثیرؒ، ج:۱،ص:۵)

۵:۔قرآن کی تفسیر کا پانچواں ماخذ لغت عرب ہے،حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اپنی''کتاب علوم القرآن اور اصول تفسیر''میں لکھتے ہیں:''قرآن کریم کی جس آیت کا مفہوم بدیہی طور پر واضح ہو اور جس کے مفہوم میں کوئی الجھن، اشتباہ یا ابہام واجمال نہ ہو اور نہ اسے سمجھنے کے لئے کسی تاریخی پس منظر کو جاننے کی ضرورت ہو، وہاں تو عربی لغت ہی تفسیر کا واحد ماخذ ہے،لیکن جہاں کوئی ابہام و اجمال پایا جارہا ہو یا جو آیت کسی واقعاتی پس منظر سے وابستہ ہو یا اس سے فقہی احکام مستنبط کئے جارہے ہوں، وہاں محض لغت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا،ایسی صورت میں تفسیر کی اصل بنیاد تو خود قرآن کریم، سنت نبویہ اور آثار صحابہؓ وتابعینؒ پر ہوگی،لیکن ان ماخذ کے بعد لغتِ عرب کو بھی سامنے رکھا جائے گا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان ایک وسیع زبان ہے اور اس میں ایک ایک لفظ کئی کئی معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور ایک ایک جملے کے متعدد معنی ہوسکتے ہیں، لہٰذا صرف لغت کی بنیاد پر ان میں سے کوئی مفہوم معین کرنا مغالطوں کا سبب بن جاتا ہے،اسی بناپر بعض حضرات نے''مطلق لغت''کو مستقل ماخذ ماننے سے ہی انکار کیا ہے، بلکہ امام محمدؒ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ وہ لغت کے ذریعے قرآن کریم کی تفسیر کو مکروہ قرار دیتے تھے، لیکن علامہ زرکشیؒ فرماتے ہیں کہ ان کا مقصد تفسیر میں لغت کو بالکلیہ نظر انداز کرنا نہیں تھا، بلکہ مقصد یہ تھا کہ کسی آیت کے ظاہر اور متبادر معنی کو چھوڑ کر ایسے معانی بیان کرنا ممنوع ہے جو قلیل الاستعمال اور دور از کار لغوی تحقیقات پر مبنی ہوں۔ظاہر ہے کہ قران کریم عرب کے عام محاورات کے مطابق نازل ہوا ہے،لہٰذا جس جگہ قرآن وسنت یا آثار صحابہؓ میں کسی لفظ کی تفسیر موجود نہ ہو، وہاں آیت کی وہ تفسیر کی جائے گی جو اہل عرب کے عمومی محاورات میں متبادر طور پر سمجھی جاتی ہو،ایسے مواقع پر اشعار عرب سے استدلال کرکے کوئی ایسے قلیل

الاستعمال معنی بیان کرنا بالکل غلط ہے جو لغت کی کتابوں میں تو لکھے ہوئے ہیں، لیکن عام بول چال میں استعمال نہیں ہوتے۔ اس کو ایک واضح مثال سے سمجھئے: قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اُن کی قوم نے پانی کی فرمائش کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ: ’’واضرب بعصاک الحجر‘‘... اور اپنی لاٹھی کو پتھر پر مارو... یہ جملہ کسی زبان جاننے والے کے سامنے... بولا جائے گا وہ صراحتاً اس کا یہی مطلب سمجھے گا کہ لاٹھی کو پتھر پر مارنے کا حکم دیا جارہا ہے، چنانچہ اس جملے کی یہی تفسیر صحیح اور معتبر ہے۔ (علوم القرآن اور اصول تفسیر،ص:۳۴۱،۳۴۲)

۶:-قرآن کریم کی تفسیر کا چھٹا ماخذ عقل سلیم ہے، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم اپنی کتب علوم القرآن اور اصول تفسیر میں لکھتے ہیں: ’’اس کو ایک مستقل ماخذ کے طور پر ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم سے اسرار و معارف ایک ناپید اکنار سمندر کی حیثیت رکھتے ہیں، مذکورہ بالا پانچ ماخذ کے ذریعے اس کے مضامین کو بقدر ضرورت تو سمجھا جا چکا ہے، لیکن جہاں تک اس کے اسرار و حکم اور حقائق و معارف کا تعلق ہے، ان کے بارے میں کسی بھی دور میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اب ان کی انتہا ہوگئی ہے اور اس سلسلے میں مزید کچھ کہنے کی گنجائش نہیں ہے، اس کے بجائے واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے ان حقائق و اسرار پر غور وفکر کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے اور جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے علم و عقل اور خشیت و انابت کی دولت سے نوازا ہو، وہ تدبر کے ذریعہ نئے نئے حقائق تک رسائی حاصل کرسکتا ہے، چنانچہ ہر دور کے مفسرین اپنی اپنی فہم کے مطابق اس باب میں اضافہ کرتے آئے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس کی دعا آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے لئے فرمائی تھی: اللھم علمه التاويل وفقهه في الدين‘‘... یااللہ! اسکو تفسیر کا علم اور دین میں سمجھ عطا فرما... لیکن اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اس طرح عقل و فہم سے مستنبط کئے ہوئے وہی حقائق و اسرار معتبر ہیں جو دوسرے شرعی اصولوں اور مذکورہ بالا پانچ ماخذ سے متصادم نہ ہوں اور اگر اصول شرعیہ کو توڑ کر کوئی نکتہ بیان کیا جائے تو اس کی دین میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔‘‘

(علوم القرآن اور اصول تفسیر،ص۳۴۳)

خلاصہ یہ کہ امت کے تمام مفسرین نے اول سے آخر تک قرآن کریم کی تفسیر کے ان چھ مذکورہ بالا ماخذ کو سامنے رکھتے ہوئے اور ان کو مشعل راہ قرار دیتے ہوئے قرآن کریم کی تفسیر کا سفر کیا ہے۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ مفسرین حضرات نے ہر دور میں پیش آمدہ مسائل کو بھی قرآن وسنت کی روشنی میں حل کرنے کی مخلصانہ کوشش و سعی کی ہے۔ یہ تمام امت مسلمہ کا تعامل رہا ہے۔ اس طریق و تعامل سے ہٹ کر اپنے کفر کو قرآن کریم کے ترجمہ کی تحریف میں چھپانا یا ایسا ترجمہ کرنا جو پوری امت نے آج تک نہ کیا ہو، مرزا قادیانی

کی زبانی یہ سراسر جالیت، الحاد، کفر، سخت شرارت بدمعاشی اورغنڈہ گردی ہے۔ جس کا ارتکاب خود مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کی ذریت کرتی آئی ہے۔

سوال۲:......اگر قرآن کریم کے ترجمہ میں اختلاف رائے کو تحریف قرار دیا جائے تو تمام مسالک کے تراجم قابل ضبطی قرار دیئے جائیں گے۔

جواب:....اس سوال کے جواب میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے صاحبزادے حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری کی اصول تفسیر وعلوم قرآن (ترجمہ:یتیمة البیان في علوم القرآن) کی عبارت نقل کی جائے، حضرت لکھتے ہیں: علامہ سیوطی کی ’’الاتقان‘‘ میں ’’المدخل‘‘ سے منقول ہے کہ:’’جو تفسیر شارع علیہ السلام سے منقول ہو، اس کے متعلق غوروفکر کی بالکل ضرورت نہیں اور جس تفسیر کا بیان صاحب شرع سے منقول نہیں ہے، اس میں اہل علم غوروخوض کریں گے، تاکہ علماء کرام غیر منقول تفاسیر کو منقول تفاسیر کی روشنی میں استدلال واستنباط اوراجتہاد کو بروئے کار لاکر واضح فرماسکیں۔‘‘ (اصول تفسیر وعلوم قرآن، ص:۸۴)

۲:- البتہ تاویل یہ ہے کہ استنباط واجتہاد سے آیت کو اس کے موافق ایسے معنی کی طرف پھیر دیا جائے کہ آیت کا سیاق وسباق اس معنی کا احتمال بھی رکھتا ہو اور وہ معنی قرآن وسنت کے مخالف بھی نہ ہو۔ علماء کرام نے اس تاویل میں رخصت دی ہے، اس لئے کہ صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کی تفسیر بیان فرمائی اور تفسیر کے سلسلہ میں ان کے درمیان اختلاف بھی واقع ہوا (اور یہی وہ تاویل ہے، جس کے متعلق) حضورﷺ نے حضرت ابن عباسؓ کے لئے یوں باقاعدہ دعا فرمائی:’’اللّٰھم فقه في الدین وعلمه التاویل ‘‘...اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور (قرآن کریم کی تفسیر و) تاویل کا علم عطا فرما... چنانچہ صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ تفسیری روایات انہیں سے منقول ہیں۔ (مقدمہ تفسیر خازن)

۳:- شیخ حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ نے ’’صحیح بخاری‘‘ کی ’’امالی‘‘ (فیض الباری:۴/۱۵۰) میں فرمایا ہے:’’اگر کسی شخص کی (اپنی رائے کے مطابق بیان کردہ) تفسیر سے کوئی متفق ومجمع علیہ مسئلہ تبدیل نہ ہوتا ہو، اسی طرح سلف صالحین کے متفقہ عقائد میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوتی ہو تو ایسی تفسیر اس ممنوع تفسیر بالرائ میں شمار نہ ہوگی۔ البتہ اگر کسی متفقہ متواترہ مسئلہ میں تبدیلی آجائے یا مقرر عقیدے میں کوئی تبدیلی واقع ہو، تب یہ تفسیر، ممنوعہ تفسیر بالرائ میں شمار کی جائے گی، نیز ایسی رائے زنی کرنے والا جہنم کا مستحق ہوگا۔ یہ بات کہ تفسیر، تفسیر بالرائ کے زمرے میں داخل نہ ہو، اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کہ مفسرین کرام کے طرز وطریق سے خوب واقفیت حاصل نہ کرلی جائی، تب مفسرین نے اپنی بلند پایہ ذہانت اور صحیح فکر کی

روشنی میں جو تفسیر بیان فرمائی، اس کے متعلق کسی قسم کا قلق وتردد نہ ہوگا اور جو شخص بھی کتب تفاسیر کا مطالعہ کرے گا، وہ ان کو مفسرین کی آراء سے بھرا ہوا پائے گا، بھلا علماء کرام کو سیاق وسباق میں تامل وتدبر کر کے، الفاظ ونصوص کے حقائق میں غور وفکر کے ساتھ سلف صالحین کے عقائد کی رعایت رکھتے ہوئے قرآن کریم کی تفسیر بیان کرنے سے کس نے روکا ہے؟ جبکہ قرآن کریم سے اہل علم کا یہی حصہ ہے اور یہ علماء کرام ہی ہیں جو قرآنی عجائبات میں غور وتدبر کرتے ہیں، اس کے دقیق مفاہیم سے پردے اٹھا سکتے ہیں اور اس کے پوشیدہ حقائق خزینوں کو آشکارا کر سکتے ہیں۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو یہ تفسیر بالرائ تو اہل علم کا خاصہ اور علمائے مجتہدین کا حصہ ہے۔ البتہ جو شخص معاون اسباب تفسیر کی رہنمائی کے بغیر تفسیر قرآن کرے، نہ تو وہ سلف و خلف کے عقائد کا علم رکھتا ہو اور نہ اسے عربی زبان کا ذوق حاصل ہو، بلکہ بے وقوف اور ناخلف لوگوں میں سے ہو اور اس کو قرآن کی تفسیر بیان کرنے پر اس کی رسوائی اور قلت علم، بلکہ جہالت نے برانگیختہ کیا ہو تو ایسے شخص پر افسوس صد افسوس! اور ایسا آدمی تو دوزخ کا مستحق ٹھہرے گا۔'' (اصول تفسیر وعلوم القرآن، ص:۸۸تا۸۹)

بہرحال معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے ترجمہ میں مختلف آراء کا ثبوت صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ سے ثابت ہے اور اس کی وہی حدود وقیود اور شرائط ہر دور میں معتبر ہوں گی جو مذکورہ بالا عبارت میں مذکور ہیں۔ جب ان صحیح تفاسیر کا ثبوت موجود ہے، تو وہ کسی لحاظ سے بھی قابل ضبطی نہ ہوئیں۔

۳:۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے رسالہ ''التقصیر فی التفسیر'' کے ابتدائیہ میں تفسیر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے، وہ ان سوالات کے جوابات کے لئے حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے یہاں نقل کر دیا جائے۔ حضرت لکھتے ہیں:

۱: جس طرح نصوص کی تحریف لفظی یعنی تبدیلِ کلمات مذموم (بُرا) ہے، اسی طرح تحریفِ معنی یعنی غیر محمل صحیح پر محمول کرنا اور معنی غیر واقعی سے تفسیر کرنا بھی مذموم ہے۔

۲:۔ غیر ثابت کو تکلف سے ثابت کرنا بھی مذموم اور بغیر دلیل شرعی یعنی ہدایت اور علم کے محض اپنے خیالات یعنی خواہش نفس اور گمان کا تابع ہونا بھی مذموم اور بُرا ہے۔

۳:۔ نصوص کی تفسیر بالرائے مذموم ہے۔

۴:۔ دین میں کہ اعظم اس میں قرآن ہے، غلو کرنا یعنی حدود سے تجاوز کرنا (جس میں حدود تفسیر سے تجاوز کرنا بھی آگیا) تحریف ہے اور قول باطل کا اختیار کرنا، (جس میں تفسیر غیر صحیح بھی آگئی) انتحال یعنی ادعائے کاذب (جھوٹا دعویٰ کرنا) ہے اور جہل سے کوئی بات کہنا (کہ بدون دلیل شرعی کے تفسیر کرنا بھی اس میں آگیا) تاویل باطل ہے۔

۵:- جولوگ ایسا کریں وہ محرفین (یعنی تحریف کرنے والے) ومتکلفین (یعنی بتکلف باتیں بنانے والے، مفہوم گھڑنے والے) اوراہل ہوئی (یعنی خواہشات نفسانی پر چلنے والے) واہل ظنونِ فاسدہ (یعنی فاسد و بے بنیاد ظن وتخمین کی پیروی کرنے والے) اہلِ غلو (یعنی احکام شریعت میں حدود سے تجاوز کرنے والے) ومدعی کاذب (یعنی جھوٹے دعویداران علم وتحقیق) ومخترع (یعنی من گھڑت باتوں پر شرعی تحقیق کا لیبل لگا کر پیش کرنے والے) دجال ہیں۔

۶:- سلف (یعنی اسلام کے ہراول دور کے بزرگانِ ارباب علم) کے بعد خلف (یعنی ہر پہلے دور کے بعد والے دور کے علماء وفضلاء، بزرگان دین) میں جس طرح محرفین ومدعین (تحریف کرنے اور جھوٹے دعویٰ کرنے والے) ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اسی طرح ان ہی میں ایسے خادمانِ علم بھی ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو ایسی تحریفات ودعاوی کاذبہ وتاویلات جاہلانہ (یعنی تحریفات اور جھوٹے دعوؤں اور جاہلانہ تاویلوں) کارد کرتے رہیں گے، چنانچہ سب زمانوں میں دونوں سلسلے برابر جاری رہے، جوکہ مخفی نہیں۔‘‘

(رسالہ التقصیر فی التفسیر)

اس تفصیل سے معلوم ہوگیا کہ تراجم میں اختلاف رائے اور چیز ہے جوکہ محمود اور قابل تعریف ہے، اورتحریف، الحاد، انتحال، تاویل باطل اور غلو اور چیزیں ہیں جوکہ مذموم اور بُری ہیں۔ اسی طرح حدیث کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ غالیوں کی تحریف خواہ لفظی ہو یا معنوی، باطل لوگوں کے جھوٹے دعوے اور جہلاء کی تاویلوں کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اہلِ علم کو پیدا فرماتے رہیں گے، جیسا کہ حدیث بالا میں ذکر کیا گیا۔

قرآن کریم کے تراجم میں اختلاف رائے کے بارہ میں حضرت تھانوی قدس سرہٗ مزید فرماتے ہیں کہ: جن احکام کو نصوص کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، وہ دو قسم کے ہیں: ۱: علماء کرام اور مجتہدین کے نزدیک معتبر اور اصول وعربیت کی کتابوں میں مدون اور محفوظ ہیں، ان وجوہ اور اسباب کے اعتبار سے وہ نصوص ان احکام پر دلالت کرتے ہیں۔ پھر یہ دلالت خواہ قطعی ہو یا ظنی تصیصاً یعنی اگر واضح طور پر ہو تو اس کا نام تفسیر ہے، اور اگر استنباطاً یعنی (اجتہاد وغور وفکر کے بعد) ہے تو اس کا نام فقہ اور اجتہاد ہے۔ اور تصیصی دلالت کا دلالت ہونا تو ظاہر ہے اور استنباطی دلالت کا دلالت ہونا اس اصل پر ہے کہ ’’القیاس مظهر لامثبت‘‘ یعنی قیاس ظاہر کرنے والا ہوتا ہے، کچھ ثابت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور دوسری قسم یہ کہ وہ نصوص ان احکام پر دلالت تو نہیں کرتے، لیکن جن احکام کو ان نصوص کی طرف منسوب کیا گیا ہے، ان احکام کو ان نصوص کے مدلولات سے ایک گونہ مناسبت ومشابہت ہے، اس مناسبت اور مشابہت کے سبب ان احکام مدلولہ سے ان

احکام مستندہ کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے اور اس تعلق کے سبب اس حکم کو اس نص کے ذیل میں بطور تشبیہ کے ذکر کر دیا جاتا ہے اور اس قسم کے احکام کو نص کا مدلول اور نص سے ثابت شدہ احکام قرار دیا جاتا ہے تو یہ تفسیر بالرائے اور تحریف نصوص کے زمرہ میں آئے گا جو بہت بڑا گناہ اور سخت معصیت ہے۔ جس کے بارہ میں سخت وعید وارد ہوئی ہے۔

اور اگر ان احکام کو نص کا مدلول اور نص سے ثابت شدہ احکام نہیں کہا جاتا تو یہ تحریف اور تفسیر بالرائے کے زمرہ میں تو نہیں آئے گا، البتہ اس کے جواز اور عدم جواز میں پھر بھی اختلاف ہے۔ وہ یہ کہ وہ حکم اگر دین میں مطلوب ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ وہ دوسری نصوص سے بوجوہ دلالات معتبرہ قسم اول مقصوداً ثابت ہو، تب تو جائز ہے اور ہمیشہ امت میں معمول بہ رہا ہے۔ خصوصاً صوفیاء میں اور اس کا نام علم اعتبار ہے۔ اور اگر وہ حکم دین میں مطلوب نہ ہو، خواہ فی نفسہ صحیح ہو، جس کی علامت ابھی مذکور ہوئی تو وہ ناجائز، داخل غلو وتکلف اور منع ہے۔ (رسالہ التقصیر فی التفسیر)

اس تفصیل سے جہاں یہ بات واضح ہوگئی کہ ترجمہ میں اختلاف رائے کیوں ہوتا ہے؟ اس کی وجوہ کیا ہوتی ہیں؟ وہاں یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ قرآن کریم میں تحریف خواہ لفظی ہو یا معنوی وہ ناجائز داخل غلو وتکلف اور منع ہے۔

سوال ۳:...... کیا ہمارے مخالفین کوئی ایک ترجمہ قرآن کریم کا ایسا پیش کر سکتے ہیں، جس پر تمام امت مسلمہ کو اتفاق ہو؟

جواب:...... مذکورہ بالا تفصیلات سے واضح ہوگیا کہ اس کی ضرورت ہی نہ رہی کہ کوئی ایک ایسا ترجمہ پیش کیا جائے، جس پر تمام امت متحد ومتفق ہو، کیونکہ امت مسلمہ کے ہاں وسعت ہے کہ جتنے بھی تراجم جو تفسیر قرآن اور امت کے اجماعی فہم کے مطابق ہیں، وہ سب کے سب قابل قبول اور باعث افتخار ہیں اور جو تراجمِ قرآن تحریف باطل اور کفریہ نظریات کی ترویج کے لئے تحریر کیے گئے، وہ سب کے سب ناقابلِ قبول اور مسترد ہیں۔

خلاصہ یہ کہ دجل وفریب اور تلبیس ابلیس کا مظاہرہ کرتے ہوئے بظاہر یہ تین سوال بنائے گئے ہیں، لیکن درحقیقت یہ ایک ہی سوال ہے اور ایک ہی سوال کی یہ کئی جزئیات ہیں اور ان سوالات کی منشأ اور مدعا صرف اور صرف یہ ہے کہ اگر امت مسلمہ کے ہاں قرآن کریم کے تراجم میں اختلافِ آراء کو برداشت کیا جاتا ہے، اور ان کو تحریف نہیں کہا جاتا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی یا اس کی ذریت نے جو (نظر بظاہر) تراجم (لیکن حقیقتاً وہ تحریفات کا انبار ہیں) کیے ہیں، ان کو بھی برداشت کیا جائے اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی

ذریت کے تراجم کو تحریف کا نام دیا جاتا ہے، تو تراجم تو بہت ہیں۔ پھر ان سب کو بھی تحریف کی فہرست میں شمار کر کے ان کو قابل ضبطی قرار دیا جائے اور پھر اس میں سے یہ سوال بھی اٹھالیا کہ تحریف کا فیصلہ کون کرے گا؟ اور یہ بات بھول گئے کہ اس کا جواب تو خود حضورﷺ اپنے ایک ارشاد میں سواچودہ سوسال پہلے دے چکے ہیں۔

جیسا کہ آپﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عَدُوْلُه يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ.“ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۶) ترجمہ: ”اس علم کو ہر بعد والی نسل کے عادل لوگ حاصل کریں گے، جو اس سے غلو کرنے والوں کی تحریفات، اہلِ باطل کے غلط انتساب، اور بے علم لوگوں کی تاویلات کو دور کریں گے۔“

اور ساتھ ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا، اپنے زعم میں ایک بڑا چیلنج بھی دے دیا کہ ہمارے مخالفین کوئی ایک ترجمہ قرآن کریم ایسا دکھا سکتے ہیں جس پر تمام امت مسلمہ متفق ہو؟ تو اس کا جواب بھی درج بالا تفصیل سے معلوم ہو گیا، لیکن یہاں اجمالاً اور مختصراً پھر عرض کیا جاتا ہے کہ امت کا اجماعی موقف جو چودہ سوسال سے متداول چلا آرہا ہے، اس کی اتباع میں ہر ترجمہ وتفسیر سرآنکھوں پر، اس میں متعدد طرق وتوجیہات قرآنی اعجاز کا مظہر اور باعث رحمت ہیں، لیکن امت کے اجماعی موقف سے ہٹ کر اپنی نااہلیت، قرآن کریم کو اپنے کفریہ نظریات اور ملحدانہ عقائد کے تابع بنانے اور زمانے کے افکار سے مرعوبیت کی بناپر جو ترجمہ وتفسیر کی جائے گی، وہ ناقابلِ قبول اور قابلِ رد ہوگی۔ بہرحال قرآنی تراجم میں اختلافِ آراء اور الحاد وتحریف میں وہی فرق ہے جو اسلام اور قادیانیت میں ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ أجمعین!

ضروری اعلان

۱...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشرواشاعت نے پہلی بار کمپیوٹرائیڈیشن روئیداد مقدمہ مرزائیہ بہاولپور ۱۹۳۵ء تین جلدوں میں اشاعت کے لئے پریس بھجوادی ہے۔ امید ہے کہ دسمبر ۲۰۲۰ء کے آخر تک شائع ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ العزیز!

۲...... محاسبہ قادیانیت جلد۱۲ کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ کا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے۔ تصحیح اغلاط اور سیٹنگ کے مرحلہ سے گزر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز! دسمبر ۲۰۲۰ء کے آخر تک پریس چلی جائے گی اور آخر جنوری ۲۰۲۱ء میں چھپ جائے گی۔

المعلن

(مولانا) عزیز الرحمٰن ثانی...... مرکزی ناظم نشرواشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کے رہنما اصول

مولانا محمد شعیب کمال

عقیدہ ختم نبوت اور اس کی اہمیت

ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ رب العزت کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کسی قسم کا کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور نبی کریم ﷺ کی ۲۱۰ احادیث مبارکہ سے یہ عقیدہ ثابت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، اس بات پر پختہ ایمان رکھنا ''عقیدہ ختم نبوت'' ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دور صدیقیؓ میں صحابہ کرامؓ نے یمامہ کے میدان میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ لڑی۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لڑی جانے والی یہ سب سے پہلی جنگ تھی۔ اس جنگ میں ۱۲۰۰ سے زائد صحابہؓ و تابعینؒ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ جن میں ۷۰۰ قرآن مجید کے حافظ اور ۷۰ بدری صحابہؓ بھی شامل تھے۔ اس دن سے لے کر آج تک کسی بھی دور میں کسی بھی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کا وجود دھرتی پہ برداشت نہیں کیا گیا اور سرطان کی طرح اسے امت مسلمہ سے کاٹ کر پھینک دیا گیا۔

۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ۱۹۰۸ء میں جہنم واصل ہو گیا۔ مگر اس کی باقیات آج بھی مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور اسلام و پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ الحمدللہ! ہمارے اکابر شروع دن سے ہی فتنہ قادیانیت کا تعاقب کرتے چلے آ رہے ہیں۔ پاکستان بن جانے کے بعد جب قادیانی پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ ہمارے اکابر نے ۱۹۵۳ء میں عظیم الشان تحریک ختم نبوت کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں قادیانی اپنے بلوں میں واپس گھس گئے اور پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا خواب چکنا چور ہو گیا۔ ختم نبوت کی اس عظیم تحریک میں دس ہزار سے زائد غلامان مصطفیٰ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اپنے آقا ﷺ کی ناموس کا تحفظ کیا۔ مگر قادیانیوں نے شرانگیزی جاری رکھی۔ بالآخر ۱۹۷۴ء کی عظیم الشان تحریک ختم نبوت چلی جس کے نتیجے میں پاکستان کے آئین تک کو بدل ڈالا گیا اور پاکستانی آئین میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت لکھ دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء میں ایک بار پھر تحریک ختم نبوت چلی اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس منظور ہوا، جس کی رو سے قادیانی شعائر اسلام

استعمال نہیں کر سکتے۔ الحمدللہ! ہمارے اکابر نے اپنے اپنے دور میں اس عقیدے کا بھرپور تحفظ کیا اور آج ہم صحیح راسخ العقیدہ مسلمان ہیں ہمارے عقائد درست ہیں۔ اب ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس عقیدے کا تحفظ کریں۔ تاکہ ہماری آئندہ آنے والی نسلیں اس فتنہ کے شر سے محفوظ رہ سکیں اور ہمارے لئے آخرت میں شفاعت نبوی کے حصول کا ذریعہ ہو۔ آیئے! ہم عزم کرتے ہیں کہ جب تک جان میں جان ہے حضور نبی کریم ﷺ کی ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے رہیں گے۔

تربیت: کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے تربیت ایک لازمی امر ہے۔ ہم اس وقت ایک عظیم مشن سے وابستہ ہونے جارہے ہیں، جس کا تعلق براہ راست نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ہے تو اس عظیم مشن کے تقاضے بھی اتنے ہی اہم ہوں گے۔ لہٰذا جب ہم اس مشن سے وابستگی اختیار کریں تو اس حوالے سے تربیت ضرور لینی چاہئے۔ تاکہ ہمیں درست معلومات اور مشن کے آداب سے کماحقہ آگاہی ہو اور ہم اس عظیم کاز کے تقاضوں پر پورا اتر سکیں۔ سب سے پہلے تو ہمیں اپنی تربیت پر توجہ دینی ہے اور پھر اپنے علاقہ یا کسی ادارہ میں ختم نبوت کا کام کرنا ہو تو وہاں موجود اپنے حلقے کے تمام احباب کی تربیت بھی ضرور کرنی ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل طریقوں پر کی جاسکتی ہے۔ ۱...... مجلس کے مقامی دفتر سے اپنا تعلق قائم کیا جائے۔ ۲...... شعبان کے مہینے میں ہونے والا ۲۰ روزہ چناب نگر کورس کیا جائے۔ ۳...... ختم نبوت خط وکتابت کورس کیا جائے۔ ۴...... مجلس کے لٹریچر اور کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ ۵...... مجلس کے مختلف پروگرامات اور جلسوں میں شرکت کی جائے۔ ۶...... بیانات کی سی ڈیز وغیرہ سنوائی جائیں۔ ۷...... ہفتہ وار آئینہ قادیانیت یا تذکرہ مجاہدین ختم نبوت کی تعلیم کا اہتمام کیا جائے۔

مقامی سطح پر تحفظ ختم نبوت کے کام کی ترتیب: بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہم اپنے علاقہ میں ہوں یا کسی ادارے سے وابستہ ہوں اپنے حلقہ میں تحفظ ختم نبوت کا کام کرتے رہنا چاہئے۔ کسی بھی علاقہ میں ختم نبوت کا کام مندرجہ ذیل طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔ ۱...... اپنے علاقہ میں چند افراد پر مشتمل حلقہ تشکیل دیں اور ان کی تربیت کریں۔ ۲...... محلے میں اور آس پاس کی مساجد میں ختم نبوت کے موضوع پر بیانات کروائے جائیں۔ ۳...... مختلف اوقات میں مجلس کا لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ ۴...... اپنے علاقہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کریں۔ ۵...... اسکولوں میں ’’ختم نبوت کوئز پروگرام‘‘ کروایا جائے۔ ۶...... اسکولوں میں ہفتہ وار یا ماہانہ لیکچرز کا اہتمام کیا جائے۔ ۷...... علاقہ میں ہفتہ وار گشت کی ترتیب۔ ۸...... جن دوکانوں پر قادیانی مصنوعات موجود ہوں انہیں پیار محبت سے سمجھا کر ترغیب دے کر قادیانی مصنوعات کی فروخت سے منع کیا جائے۔ ۹...... انفرادی طور پر عوام اور

نوجوانوں پر خصوصی محنت کی جائے کہ ان کے دل و دماغ میں عقیدہ ختم نبوت راسخ ہو جائے اور کوئی قادیانی ان کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔ ۱۰...... مقامی سطح پر ۳ روزہ یا ۵ روزہ ختم نبوت کورس کا انعقاد۔ ۱۱...... علاقہ کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ''ماہنامہ لولاک'' اور ''ہفت روزہ ختم نبوت'' لگوایا جائے۔ ۱۲...... رمضان کے آخری عشرہ میں جو نوجوان اعتکاف میں بیٹھتے ہیں ان کے لئے درس ختم نبوت کا اہتمام، اگر ان دنوں میں کوئی کورس ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اعتکاف میں بیٹھنے والے نوجوانوں پر محنت کی جائے تو بہت سے کارکن بن جاتے ہیں۔ ۱۳...... مہینہ میں یا سال بھر میں کسی چوک وغیرہ پر ختم نبوت آگاہی کیمپ لگایا جاسکتا ہے۔

کسی ادارے میں کام کی ترتیب: اگر آپ کسی ادارہ سے وابستہ ہیں مثلاً مدرسہ کے طالب علم ہیں یا کسی کالج، یونیورسٹی کے تو آپ وہاں بھی تحفظ ختم نبوت کا کام کر سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے ادارہ کے قوانین کی مکمل پاسداری کرتے ہوئے یہ کام کریں اور تحفظ ختم نبوت کا کام کرتے ہوئے کسی غیر اخلاقی یا اپنے ادارہ کے کسی قانون کی خلاف ورزی نہ کریں۔ کام کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے: ۱...... آپ کے ادارے میں جو احباب تحفظ ختم نبوت کا کام کرنا چاہیں تو پہلے ان کی تربیت کی جائے۔ ۲...... ہفتہ میں یا پندرہ دن میں کوئی ایک دن متعین کیا جاسکتا ہے جس میں ان سب کو جمع کر کے کچھ مشاورت کر لی جائے اور تعلیم وغیرہ کا اہتمام کریں۔ ۳...... اگر آپ کے ہاں بزم یا تقاریر کا سلسلہ ہوتا ہے تو ہر مقابلہ یا بزم میں کوئی ایک طالب عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر تقریر ضرور کرے۔ ۴...... طلبہ کرام کو ختم نبوت خط و کتابت کورس کروایا جائے۔ ۵...... شعبان کے مہینے میں منعقد ہونے والے ۲۰ روزہ چناب نگر کورس میں شرکت کی ترغیب دی جائے۔ ۶...... مدرسہ میں جو طلبہ دورہ حدیث میں ہوں انہیں ترغیب دی جائے کہ وہ ایک سالہ ختم نبوت تخصص کریں۔ ۷...... اگر آپ کے ادارہ میں کوئی قادیانی استاد ہے تو آپ مجلس کے مقامی دفتر میں اطلاع دیں۔ تاکہ اس حوالے سے مجلس آپ کی موثر رہنمائی کر سکے۔ ۸...... اپنے ادارے کے زیادہ سے زیادہ طلبہ کو ''ہفت روزہ ختم نبوت'' اور ''ماہنامہ لولاک'' لگوائیں۔ ۹...... وقتاً فوقتاً طلبہ کرام کو مجلس کے مقامی دفتر کا دورہ کرواتے رہیں تاکہ ان کا رابطہ مرکز سے بحال ہو۔ ۱۰...... مختلف کلاسز میں وقتاً فوقتاً مجلس کا لٹریچر تقسیم کرتے رہیں۔

اہم سرگرمیاں: اب ہم مختلف اہم سرگرمیوں کا تھوڑا تفصیلی تعارف کروائیں گے جن کا ہم نے کسی ادارے میں یا علاقے میں محنت کرنے کے حوالے سے تذکرہ کیا تھا۔

ختم نبوت خط و کتابت کورس: اسلامی تحاریک کی ترقی اور ترویج میں اسکول، کالج کے طلبا اور خواتین کا کردار ہر دور میں بہت نمایاں رہا ہے۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تمام شعبہ ہائے زندگی سے

تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی تحفظ ختم نبوت کے شعبہ میں علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مجلس کے زیر اہتمام ختم نبوت خط و کتابت کورس کا اجراء کیا گیا ہے۔ یہ کورس چار یونٹ پر مشتمل ہے ہر ماہ ایک یونٹ ارسال کیا جاتا ہے جس کو ہر مسلمان اور علمی ذوق رکھنے والا مذکورہ ایڈریس ''ختم نبوت خط و کتابت کورس پوسٹ بکس نمبر ۱۳۴۷، اسلام آباد'' کے پتہ سے خط لکھ کر حاصل کرسکتا ہے اور یہ کورس مکمل طور پر فری ہے جس کے تمام مصارف رفقائے جماعت ادا کرتے ہیں۔ الحمدللہ! اب اس کورس کا اجرأ مدینہ منورہ سے بھی کردیا گیا اور ہزاروں تشنگان علوم نبوت اس سے سرفراز ہو رہے ہیں۔

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر: الحمدللہ! سالہا سال سے چناب نگر میں شعبان کے مہینے میں مدارس اور اسکول کالج کے طلبہ کے لئے ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ ہر سال ملک عزیز کے گوشے گوشے سے سینکڑوں طلبہ کرام اس کورس میں شرکت کرتے ہیں۔ کورس کا دورانیہ ۲۰ سے ۲۲ دن ہوتا ہے۔ جس میں طلبہ کرام کو عقیدہ ختم نبوت، عقیدہ ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان، حیات مسیح علیہ السلام، رد قادیانیت، رد عیسائیت، اصول مناظرہ جیسے موضوعات پر سیر حاصل تیاری کرائی جاتی ہے۔ یہ کورس کر لینے کے بعد آپ قادیانیت کے خلاف ایک مضبوط دیوار بن سکتے ہیں اور علمی اعتبار سے کسی بھی قادیانی کا مقابلہ بآسانی کرسکتے ہیں۔

ایک سالہ تخصص: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فاضل نوجوانوں کے لئے ایک سالہ تخصص متعارف کروایا ہے۔ تاکہ آنے والے جدید دور کے فتنوں کا مقابلہ کرنے والے ایسے علماء کرام تیار ہوں جو نکتہ دان خطیب، بلند پایہ ادیب، محقق و مناظر کے علاوہ اتحاد امت کے داعی ثابت ہوں۔ اس کورس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر خصوصیت کے ساتھ تیاری کروائی جاتی ہے۔ مبادیات تفسیر، اصول حدیث بمع اصطلاحات، اصول فقہ، تربیت تحریر و تقریر، اجرأ صرف و نحو، حفظ الاحادیث، مطالعہ قادیانیت، مطالعہ مسیحیت، مطالعہ جدید فتن جغرافیہ فلکیات وغیرہ۔ اس کے علاوہ شرکاء سے دوسو صفحات پر مشتمل مقالہ بھی لکھوایا جاتا ہے۔

ختم نبوت کوئز پروگرام: نوجوان مسلمان ملک و ملت کا بیش بہا قیمتی اثاثہ ہوتے ہیں۔ اس اثاثہ کو اغیار کی سازشوں، کفر و شرک کے آلودہ اور گمراہ ماحول سے بچانے کے لئے، چھوٹی عمر سے ہی ان کے ذہن کو ایمان، یقین کامل اور تقویٰ میں ڈھالنے کے لئے ایک علمی اور دلچسپ مقابلہ کرایا جاتا ہے جس میں بچوں سے سوال و جواب کی نشست کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ صحیح اور درست جواب دینے والے بچوں کو قیمتی انعامات دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ تاکہ وہ ختم نبوت کے جانباز سپاہی بن سکیں اور قادیانیت کے خلاف

علمی مواد سے خوب لیس ہوسکیں اور مستقبل قریب و بعید میں فتنہ قادیانیت کے خلاف ایک مکمل مبلغ کی حیثیت سے ابھر سکیں۔ الحمدللہ! سال بھر میں کئی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوت، ماہنامہ لولاک: قادیانی اپنے کفر کا پرچار کرنے کے لئے جہاں اور کئی باطل ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں وہاں کئی ایک رسائل بھی شائع کرتے ہیں ان کا علمی اور قلمی سطح پر مقابلہ کرنے کے لئے مجلس کے دو ترجمان رسائل: ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہوتے ہیں۔ جن میں خصوصیت کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی سیرت، صحابہ کرامؓ کی جاں نثاری اور قادیانی شبہات کے جوابات کا مدلل اور شافی حل موجود ہوتا ہے، جس سے اسلام کی صحیح معنوں میں ترجمانی کی جاتی ہے۔ موجودہ دور میں فتنہ قادیانیت کو سمجھنے اور ان کے دھوکے سے بچنے کے لئے ان رسائل کا مطالعہ اکسیر سے کم نہیں ہے۔

مقامی سطح پر سہ روزہ یا ہفت روزہ ختم نبوت کورس: علاقہ بھر کے مقامی افراد کو عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے علمی آگاہی فراہم کرنے اور قادیانیت کے خلاف علمی مواد کی فراہمی کے لئے آپ اپنے علاقہ کی کسی مسجد، مدرسہ، اسکول، کالج یا کسی بھی ادارے میں ۵، ۱۰، ۲۵ دن کا کورس منعقد کرا سکتے ہیں۔ مقامی افراد کے اوقات کو مدنظر رکھتے ہوئے وقت کا تعین کریں اور جتنے دن لوگوں کا پروگرام میں شرکت کرنا آسان ہو۔ اس کی ترتیب بنائیں اور مجلس کے مقامی دفتر سے رابطہ کرکے کورس کا انعقاد کریں۔

ختم نبوت آگاہی کیمپ: آپ مہینہ بھر میں یا سال بھر میں اپنے علاقہ کے کسی چوک میں ختم نبوت آگاہی کیمپ لگا سکتے ہیں۔ اس کیمپ میں ختم نبوت کے عنوان پر مختلف علماء کرام کے بیانات کروائیں۔ چوک سے گزرنے والی بسوں میں لٹریچر تقسیم کروائیں۔ ختم نبوت کے عنوان پر لکھی گئی کتب کا اسٹال لگائیں۔ کیمپ کے اردگرد مشہور علماء کرام اور دانشوروں کے اقوال پر مشتمل بینرز لگائیں۔ ختم نبوت کے عنوان پر پڑھی گئی نظمیں چلائیں۔ اس طرح دن بھر میں اس چوک سے گزرنے والے ہزاروں افراد تک عقیدہ ختم نبوت کی آواز پہنچے گی، ان شاء اللہ!

سوشل میڈیا ایکٹیویٹی: اگر آپ گھر بیٹھے انٹرنیٹ پر یا سوشل میڈیا پر تحفظ ختم نبوت کا کام کرنا چاہتے ہیں تو ہماری ویب سائٹس کا وزٹ کیجئے۔ اگر آپ تحفظ ختم نبوت کے کسی واٹس ایپ گروپ میں ایڈ ہونا چاہتے ہیں تو اپنے ضلعی دفتر یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی مبلغ سے رابطہ کرکے ختم نبوت کی ترویج کے لئے بنائے گئے گروپوں میں ایڈ ہوسکتے ہیں۔ ہماری ویب سائٹس:

http//:www.amtkn.com http//:www.khatm-e-nubuwwat.com

لد ...... لدھیانہ ...... قتل دجال

مولانا محمد وسیم اسلم

مرزا غلام قادیانی نے اپنے رسالہ (الہدیٰ ص۹۲، خزائن ج۱۸ ص۳۴۱) میں لکھا ہے۔

’’آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دجال لد میں مارا جائے گا تو لد سے مراد لدھیانہ ہے۔‘‘

آگے چل کر ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۱۲ء میں لدھیانہ میں قاسم علی قادیانی سے مولانا ثناء اللہ امرتسری کا مناظرہ طے پایا۔ قاسم علی قادیانی مناظر کو مولانا ثناء اللہ امرتسری نے چت لٹا کر اس کی پشت پر اس زور سے دلائل کا ڈنڈا پھیرا کہ دنیا نے مولانا کو ’’فاتح قادیان‘‘ کا لقب دیا۔ منصف نے قاسم علی مرزائی سے تین سو روپیہ جرمانے کا لے کر مولانا ثناء اللہ کو دلوایا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ابو عبدالرحمٰن قادری مجددی، عظیم آبادی مقیم مونگیر نے اپنے دو ورقی ہینڈ بل ’’نمک سلیمانی بر زخم قادیانی‘‘ میں لکھا ’’القاسم محروم‘‘ کے اعداد اصلی بحساب ۵۲۶ ہوئے۔ اس کو اڑھائی گنا ضرب بقاعدہ جفر صغیر دیجئے تو ۱۳۱۵ بنتے ہیں۔ اس پر تین سو روپیہ تاوان وصول شدہ از مرزائی قاسم علی کی ۳ عدد اصلی شامل کریں تو ۱۳۱۸ بنتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے بقول لد سے مراد لدھیانہ ہوا تو چونکہ مرزا اعداد سے استدلال کرتا تھا لہٰذا اس استدلال سے ۱۳۱۸ھ میں قاسم علی مرزائی کا لدھیانہ میں مولانا ثناء اللہ سے مناظرہ میں شکست کھانا، یہ ثابت کرتا ہے کہ لد (لدھیانہ) میں دجال (مرزائی قاسم) ۱۳۱۸ھ میں شکست کھا گیا (یعنی قتل ہو گیا) اب مرزائیوں کی اس استدلال کے بارہ میں کیا رائے ہے؟ قادیانی ایسے چپ ہوئے کہ قاسم مرزائی چت گر کر شکست کھا گئے۔ گویا لد میں قادیانی دجال مع دجل، قتل ہو گیا۔

مرزا قادیانی کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج پر مولانا عبدالحق غزنویؒ کا جواب

اے مرزا! مباہلہ کے واسطے تو میں بدل و جان حاضر ہوں بلکہ واللہ العظیم واسطے معرفت صادق و کاذب کے آگ میں تیرے ساتھ داخل ہونے کو بشرط اجازت شریعت تیار ہوں۔ دریا پر چلنے کو حاضر ہوں، کھانا پینا ترک کر کے ایک کوٹھری میں ایک مہینہ تک بندہ رہنے کو موجود ہوں۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ پر امید ہے کہ تو جل جائے گا، پانی میں ڈوب جائے گا، بھوک سے ہلاک ہو جائے گا اور میرے پر اللہ عزوجل تیرے مقابلہ میں آگ کو برداً وسلاماً کر دے گا اور غرق سے نجات بخشے گا اور کوٹھری سے صحیح و سالم نکالے گا۔ (محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۱۲، ضرب النعال علی وجہ الدجال)

انجمن سرفروشان اسلام (گوہر شاہیوں) کی رجسٹریشن منسوخ

مولانا توصیف احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مورخہ ۳۱/اگست ۲۰۱۵ء کو پراونشل اسسٹنٹ رجسٹرار جوائنٹ اسٹاک کمپنیز حیدرآباد ریجن حیدرآباد کو درخواست جمع کرائی کہ انجمن سرفروشان اسلام کی رجسٹریشن منسوخ کی جائے۔ رجسٹریشن کینسلیشن درخواست کی کاپی برائے اطلاع صوبہ سندھ کے سیکرٹری مذہبی امور، ڈائریکٹر اینڈ سیکرٹری انڈسٹری اینڈ کامرس، چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ، گورنر سندھ، وزیر اعلیٰ سندھ، سیکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ، ڈی جی رینجرز سندھ، آئی جی سندھ سمیت کئی ادارے وشخصیات کو جبکہ مورخہ ۲ دسمبر ۲۰۱۷ء کو وزارت داخلہ نیشنل کرائسز منیجمنٹ سیل اسلام آباد، ہوم ڈیپارٹمنٹ کراچی، آئی جی سندھ، کور کمانڈر کراچی، ڈی آئی جی پولیس حیدرآباد، ڈی جی ISI اسلام آباد، جوائنٹ اسٹاک حیدرآباد کو ارسال کی گئی۔ تحریری درخواستوں میں ان امور کی نشاندہی کی گئی۔ ۱...... ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے مریدین کو پاکستان کی اعلیٰ عدالتیں سزا سنا چکی ہیں۔ ۲...... ہوم ڈیپارٹمنٹ سندھ نے ۹ جون ۲۰۰۴ء کو رسالہ بنام ’’ہم نے گوہر شاہی کو امام مہدی کیوں مانا‘‘ کو BANE کرنے کا آڈر جاری کیا۔ ۳...... تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے گوہر شاہی اور اس کی تنظیم کے نظریات کو کفریہ قرار دیا۔ ۴...... ڈی آئی جی اسپیشل برانچ کراچی نے انجمن سرفروشان اسلام کی نئی کابینہ کی منظوری کیلئے جمع کردہ ڈاکومنٹ کو جعلی قرار دیا۔

ان تمام حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے صوبائی اسسٹنٹ رجسٹرار جوائنٹ اسٹاک کمپنیز حیدرآباد ریجن نے مورخہ ۱۰ نومبر ۲۰۲۰ء کو لیٹر جاری کیا کہ ’’انجمن سرفروشان اسلام رجسٹریشن نمبر ۱۹۷۵ کو سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ کی دفعہ ۴ کے تحت مطلوبہ اصول وضوابط پر عملدرآمد نہ کرنے کی وجہ سے کینسل کردیا ہے۔ نوٹیفکیشن ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

SAY NO TO CORRUPTION

PHONE NO.022-9240181-182
NO.PAR/HYD/1975/2020/ 432
OFFICE OF THE
PROVINCIAL ASSISTANT REGISTRAR
JOINT STOCK COMPANIES
HYDERABAD REGION @ HYDERABAD
DATED: 10/11/2020

To,

Mr. Moulana Tauseef Ahmed
Mubaligh

Subject:- REQUEST FOR ISSUANCE OF CURRENT STATUS CERTIFICATE OF M/S ANJUMAN SARFAROSHAN-E-ISLAM REGISTRATION NO.1975

Ref: Your application received on dated 9/11/2020

It is informed you that *M/S ANJUMAN SARFAROSHAN-E-ISLAM* situated at Bareli Colony Shah Latifabad Hyderabad vide registration No.1975 dated 13/07/1982 that the association was non-compliance of section-4 of Society Registration Act-1860. The society was cancelled in accordance General Clauses Act-1897.

This is for your kind information.

PROVINCIAL ASSISTANT REGISTRAR
JOINT STOCK COMPANIES
HYDERABAD REGION @ HYDERABAD

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے...... تبصرہ نگار: مولانا اللہ وسایا

اشاریہ ہفت روزہ خدام الدین، دو جلدیں: مرتب: جناب صلاح الدین فاروقی ٹیکسلا

صفحات: ج اوّل......۵۶۸۔ ج دوم......۵۵۸۔ کل صفحات ہر دو جلد: ۱۱۲۶: ناشر: القاسم اکیڈمی نوشہرہ خیبر پختونخواہ۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ نعمانیہ جامع مسجد نفیس بالمقابل مغل مارکیٹ گلی لوہریاں ٹیکسلا!

مئی ۱۹۵۵ء میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے لاہور سے ہفت روزہ خدام الدین کا آغاز فرمایا۔ اپنے دور میں دینی صحافت، اصلاح وارشاد اور خدمت خلق کا بہترین مبلغ وداعی یہ رسالہ تھا۔ بالخصوص حضرت امام لاہوری کے خطبات جمعہ اور مجالس ذکر کی قبولیت کا یہ عالم تھا کہ ایک دنیا ہفتہ بھر کھلی آنکھوں سے ''ہفتہ وار خدام الدین'' کی منتظر رہتی۔ ملک کے کتنے خطیب وعلماء اسے پڑھ کر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے۔ اس زمانہ میں دینی صحافت کی قیادت وسیادت بلاشرکت غیرے اس جریدہ کے حصہ میں تھی۔ حضرت لاہوری کے بعد آپ کے جانشین ہمارے مخدوم زادہ حضرت مولانا عبیداللہ انور نے اس کی اشاعت وبانکپن کو علیٰ حالہ نہ صرف باقی رکھا بلکہ اسے مزید دیدہ زیب بنانے اور تسلسل کو برقرار رکھنے میں والد گرامی کی روایات کو زندہ وتابندہ کر دیا۔ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کا وصال ۱۹۸۵ء میں ہے۔ مئی ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۵ء تک تیس سال کا عرصہ بنتا ہے۔ دور اوّل اور دور ثانی کے تمام ریکارڈ کو جمع کرنا اور مکمل کرنا کتنا مشکل اور جانگسل مرحلہ تھا۔ اتنے پرانے رسائل کا حصول، کے ٹو کی چوٹی کو سر کرنے کے مترادف تھا۔ ستم یہ کہ خود مرکز میں اس کا ریکارڈ مکمل نہ تھا۔ اسے امام لاہوری کی کرامت سمجھئے کہ جناب صلاح الدین صاحب ٹیکسلا نے ہمت باندھی، حضرت مولانا زاہد الراشدی نے سرپرستی فرمائی کہ من حیث لا یحتسب مکمل تیس سالہ ریکارڈ جمع ہوگیا۔ ہمارے مخدوم اور سلسلہ عالیہ شیرانوالہ کے نامور شیخ طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کی سرپرستی وتعاون علی الخیر وتوجہ عالی سے جناب صلاح الدین صاحب نے اس تیس رسالہ خدام الدین کا جامع اشاریہ مرتب کر دیا ہے۔ ایک ایک جلد کے ایک ایک شمارہ کی تمام محتویات کا صفحہ اوّل سے آخر تک صفحات کی ترتیب سے پوری فہرست یا اشاریہ جمع کیا گیا کہ چھپا خزانہ عام تقسیم کے لئے حاضر کر دیا۔ اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اب اس اشاریہ کے مرتب وشائع ہو جانے کے بعد اس جملہ ریکارڈ تک رسائی کے لئے وہ اس کی دسمبر ۱۹۸۵ء تک کی تمام فائلوں کو انٹرنیٹ پر ڈالنے کا اہتمام کر رہے ہیں، خاصہ کام کر بھی چکے ہیں۔ زندہ باد برادر صلاح الدین، کروڑوں بار زندہ باد حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ کہ حضرت لاہوری اور جانشین حضرت لاہوری کی جانگسل محنت کو

آپ حضرات نے زندہ جاوید کر دیا۔۱۹۸۵ء کے بعد خدام الدین کا تیسرا دور حضرت میاں محمد اجمل قادری کا دور ہے۔ وہ سارا بعد کا ریکارڈ جمع ہو کر جب منظر پر آئے گا تو میاں محمد اجمل قادری بھی اربوں بار زندہ باد کے مستحق گردانے جائیں گے۔ لیکن کون جیئے گا تیری زلف کے سر ہونے تک۔

مواعظ رمضان المبارک ۱۰ جلدیں: قیمت: درج نہیں، ملنے کا پتہ: مکتبہ عمر بن الخطاب سیدنا عمر فاروق چوک شاہ رکن عالم کالونی ملتان (رابطہ نمبر: 0301:7574977)

دیگر اکابر کی طرح شیخ الحدیث حضرت مولانا کریم بخش صاحب کے ہاں بھی ماہ رمضان المبارک بڑے اہتمام اور ذوق سے سراپا عبادت بن کر گزارا جاتا ہے۔ پورے مہینہ میں آپ کے بیانات اور مواعظ کا سلسلہ گاہے بگاہے چلتا رہتا ہے۔ ان دس جلدوں کے تقریباً ۲۸۰۰ صفحات میں علم وحکمت کے خزانہ کو بڑے اہتمام کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ جس میں رمضان المبارک، روزہ کے فضائل، برکات وانوارات، سحر وافطار کی دعائیں، جمعہ کے بیانات، تراویح، اعتکاف، صلوٰۃ التسبیح، فضائل درود شریف، فضائل ذکر اور ادائیگی قرض کی مسنون دعائیں بعد از عصر کے درس حدیث کے مجموعہ کو باصرہ نواز کیا گیا ہے۔ کتاب کو گلیز پیپر پر کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ جس سے کتاب ظاہری ومعنوی دونوں اعتبار سے اردو دان اسلامیان کے لئے صحیح معنوں میں لاجواب ہدیہ ہے۔ زہے نصیب کہ جو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ہر مسلمان کے گھر کی ضرورت ہے۔

تذکرہ علماء ایبٹ آباد: مؤلف: پروفیسر حافظ بشیر حسین حامد: صفحات: ۷۱۱: ناشر: دارالکتاب: یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور: اشاعت: نومبر ۲۰۱۸ء: قیمت ۹۸۰ روپے

ضلع ایبٹ آباد کے ۱۰۰ علماء کرام، خطبائے عظام، مدرسین اور مصنفین کا جامع تذکرہ ہے۔ اس سے قبل علمائے ہزارہ کے حوالہ سے تذکرے شائع ہوتے رہے ہیں۔ مگر پہلی دفعہ مؤلف نے صرف ضلع ایبٹ آباد کے نامور علماء کرام کا تذکرہ یکجا کیا ہے۔ ان میں قدیم علماء کرام سے لے کر دور حاضر کے علماء کرام تک سونفوس کا ذکر خیر آیا ہے اور ان علماء کرام کے حالات کے پس منظر میں ضلع ایبٹ آباد میں مختلف دینی تحریکوں کا تذکرہ بھی آ گیا ہے۔ یعنی انگریزوں سے آزادی کی تحریکیں، تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں ضلع ایبٹ آباد کے علماء کرام ملکی بلکہ عالمی سطح پر معروف ہوئے اور دینی خدمات سرانجام دیں۔ جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ سرفہرست ہیں۔ اگر ماضی کی بات کی جائے تو مولانا محمد اسحاق مانسہرویؒ، مولانا محمد اسحاق ایبٹ آبادی اور مولانا عبدالرحمٰن گنجویؒ جیسی شخصیات نظر آتی ہیں۔ ان تمام اکابر کا مفصل، مستند اور حسین تذکرہ سادہ ودل نشین انداز میں کیا گیا ہے۔ طباعت اور اشاعت معیاری ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

اجلاس مرکزی شوریٰ بمقام دفتر ختم نبوت ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کندیاں شریف، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ملتان، مولانا قاری محمد یاسین فیصل آباد، مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حافظ محمد انس ملتان، مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا اعجاز مصطفیٰ، مولانا سعیدالدین اسکندر، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا انوارالحق کوئٹہ، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا عبیدالرحمٰن انور تلہ گنگ، مولانا قاضی ثاقب الحسینی اٹک، مولانا سمیع اللہ جان فاروقی اور جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ سمیت کئی ایک اراکین نے شرکت کی۔

☆...... اجلاس میں تجدید عہد کا اعلان کیا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت اور ان کے قوانین کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس میں فرانس کے گستاخانہ خاکوں پر غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے عوام سے فرانس کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی گئی نیز حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ فرانس سے سفارتی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے سفیر کو ملک بدر کیا جائے اور اپنے سفیر کو واپس بلایا جائے۔

☆...... اجلاس میں کوئٹہ دفتر کے لئے چھتیس مرلہ زمین کی خریداری کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ نیز چچند تلہ گنگ میں ۱۲ر کنال زمین کی خریداری کی توثیق کی گئی اور مولانا عبیدالرحمٰن انور نے اس کی چاردیواری تعمیر کرانے کی خوش خبری سنائی۔

☆...... قائدآباد میں ذاتی رنجش کی بنیاد پر بنک منیجر کو قتل کر کے اسے گستاخ رسول ثابت کرنے کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ ایسے اقدام کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاسکتی۔ اس قسم کے واقعات کی نہ تو دعوت دی جاسکتی ہے اور نہ ہی اجازت۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اعلیٰ عدالتوں میں گستاخان رسول سے متعلق پینڈنگ سینکڑوں کیسز کی جلد از جلد سماعت کر کے گستاخان رسول کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ نوجوان قانون کو ہاتھ میں نہ لے سکیں۔

☆...... اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کی کارکردگی کو سراہا گیا اور مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ شارٹ کورسز کے ذریعہ نوجوان نسل کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کیا جائے۔

☆...... اجلاس میں سال گزشتہ کے اخراجات کی توثیق اور آئندہ سال کے تخمینہ کی منظوری دی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کے زیراہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۳؍اکتوبر ۲۰۲۰ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ منڈی بہاؤالدین میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا خواجہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ کندیاں شریف نے کی۔ تلاوت قاری مزمل اور نعتیہ کلام مولانا قاسم گجر نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مسعود خوشابی نے ادا کئے۔ جبکہ مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی شاہد مسعود، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عبدالماجد شہیدی، قاری عبدالواحد اور مولانا محمد قاسم مبلغ ختم نبوت کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا مولانا خواجہ خلیل احمد نے فرمائی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس کوٹ پنڈی داس شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ پنڈی داس کے زیراہتمام ۱۴؍اکتوبر ۲۰۲۰ء جامع مسجد بیت المکرم تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت مولانا قاری محمد عبیداللہ اور نعتیہ کلام مولانا محمد جمیل نقشبندی اور حافظ ایاز خان نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا عابد جمیل نے انجام دیئے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، حضرت مولانا طاہر عالم، سر محمد فاروق ایڈووکیٹ، سر محمد اشرف، مولانا عبدالرحمٰن کوٹ پنڈی داس، مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ شیخوپورہ کے بیانات ہوئے۔ سابقہ ختم نبوت کورس سے متعلق سوالات کے صحیح جوابات پر انعامات کا سیشن بھی منعقد ہوا۔ مولانا عبیداللہ، مولانا محمد جمیل نقشبندی، مولانا عابد جمیل، مولانا مطیع اللہ اور ان کی پوری ٹیم کورس اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے شب و روز سرگرداں رہے، آخر میں حضرت مولانا اللہ وسایا مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ایمان افروز بیان اور پرسوز دعا کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس بھلوال سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھلوال کے زیراہتمام ۱۷؍اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد و مرکز خاتم النبیین ﷺ میں چوتھی سالانہ فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد اکرم طوفانی کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب احسن اور نگرانی مولانا محبوب الحسن

طاہر نے کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز قاری احمد سعید کی تلاوت سے ہوا، ہدیہ نعت قاری اکرام اللہ مدنی اور قاری محمد راشد سراجی نے پیش کیا۔ کانفرنس کی پہلی نشست سے مولانا عبدالرشید سرگودھا، مولانا سیف اللہ کیمبرپوری ترجمان مسلک اہل حدیث نے خطاب کیا۔ دوسری نشست کا آغاز فخر القراء قاری عبدالرشید خان لاہور کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت ملک کے معروف نعت خواں حافظ عبدالباسط حسانی اور مولانا رانا محمد عثمان قصوری نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد ہارون نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں پیر طریقت حضرت مولانا محب اللہ لورالائی نے خصوصی شرکت فرمائی جبکہ کانفرنس کی دوسری نشست سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء حضرت مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد طاہر مسعود رئیس جامع مفتاح العلوم سرگودھا، مفتی محمد شاہد مسعود امیر جمعیت علماء اسلام سرگودھا، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا ودیگر حضرات نے خطاب فرمائے۔ مولانا محبوب الحسن طاہر اوران کی پوری ٹیم اور بھلوال کے تمام کارکنان کو کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد دی گئی۔ مختلف علاقوں سے تشریف لانے والے علماء کرام کارکنان اور قافلوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اختتام حضرت مولانا محب اللہ کے اختتامی کلمات ورقت آمیز دعا پر ہوا۔ (حافظ عبداللہ منصور)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس صفدر آباد شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صفدر آباد کے زیر اہتمام ۲۰/اکتوبر ۲۰۲۰ء کو گراؤنڈ غلہ منڈی صفدر آباد ضلع شیخوپورہ میں مولانا عبدالمالک کی سرپرستی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ مہتمم جامعہ عبیدیہ فیصل آباد نے فرمائی۔ مغرب کے بعد نشست میں تلاوت مفتی خلیل الرحمٰن جبکہ عشاء کے بعد قاری عثمان یونس نے کی۔ نعتیہ کلام رانا محمد عمر فاروق، رانا محمد فاروق، جناب نعیم الرحمٰن شیخوپوری، جناب ضیاء اللہ عثمان قصوری نے پیش کئے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد ذیشان نے انجام دیئے۔ بیانات حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا طارق محمود یزدانی ومولانا فاروق الرحمٰن یزدانی (مسلک اہل حدیث)، مولانا عبدالشکور رضوی (مسلک بریلوی) مولانا محمد یوسف شیخوپوری، ڈاکٹر سجاد اسعد (امیر خدام ختم نبوت) ودیگر عمائدین وزعماء کے ہوئے۔ آخر میں جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

سالانہ ختم نبوت اجتماع صوابی

ختم نبوت ضلع صوابی قصبہ شاہ منصور میں ختم نبوت کا سالانہ اجتماع مولانا اعزاز الحق کی سرپرستی میں منعقد کیا جاتا ہے۔ امسال بھی ۷، ۸/نومبر ۲۰۲۰ء کو ختم نبوت کا یہ اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع ۷/نومبر بروز ہفتہ ۲ بجے دوپہر شروع ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مفتی غنی الرحمٰن، مولانا مختیار علی اور مولانا رسال محمد نے سرانجام دیئے۔ نماز ظہر کے بعد شیخ طریقت مولانا اعزاز الحق نے اجتماع کا آغاز فرمایا۔ مولانا سعید الحق،

مولانا اسداللہ، قاری اکرام الحق، وفاق المدارس العربیہ ضلع صوابی کے مدیر مفتی نصیر محمد، مولانا یوسف شاہ، مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا ناصرالدین خاکوانی، مولانا نورالہادی، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، پیر حزب اللہ جان، مولانا فضل علی حقانی، مولانا عطاء الحق درویش جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام، مولانا انوارالحق مہتمم جامعہ حقانیہ، مرکزی رہنما عالمی مجلس مولانا مفتی راشد مدنی اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ مولانا اعزازالحق کی رقت آمیز دعا سے یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (سعیدالحق جدون)

تربیتی اصلاحی نشست ٹیکسلا

۸/نومبر ۲۰۲۰ء بروز اتوار مرکز اصلاح والارشاد جامع مسجد خاتم النّبیین ٹیکسلا ہفتہ وار مجلس ذکر دروس قرآن میں ایک تربیتی فکری اصلاحی نشست بعنوان ختم نبوت وردمرزائیت ترتیب دی گئی۔ مولانا عبدالغفور قریشی نوراللہ مرقدہٗ کے جانشین مفتی عبدالہادی کی صدارت میں بعد نماز مغرب مجلس ذکر وختم خواجگان ہوا۔ نعتیہ کلام حافظ محمد ابراہیم نے پیش کیا۔ مولانا محمد زکریا، مرکزی رہنما عالمی مجلس مولانا مفتی راشد مدنی اور مفتی عتیق الرحمٰن کے بیانات ہوئے۔

مولانا راشد مدنی کا دورہ خیبر پختونخواہ

۹/نومبر ۲۰۲۰ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا مفتی راشد مدنی ختم نبوت کے حوالے سے کے پی نوشہرہ کا دورہ کیا۔ اس حوالے سے دو زبردست پروگرام ہوئے۔ صبح ۱۱ بجے نوشہرہ کلاں کے محلہ اباخیل میں واقع الحق پبلک سکول کے کلاس ۷، ۸، ۹ اور ۱۰ کے طلباء سمیت سکول کے تمام اساتذہ کرام کو ختم نبوت کا تربیتی کورس پڑھایا اور بعد میں طلباء سے کورس کے متعلق سوال وجواب، جس میں تین خوش نصیب محمد حسیب ولد منیب کلاس ۱۰، محمد طلحہ ولد قلندر کلاس ۹، محمد طلحہ ولد عنایت کلاس ۹ نے نمایاں پوزیشن حاصل کیں جن میں حضرت مفتی صاحب نے نقد انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں سکول کے بانی ڈاکٹر میاں احتشام الحق سمیت ادارے کے تمام انتظامیہ نے حضرت مفتی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ دوپہر دو بجے بانڈہ ملا خان میں علماء کنونشن ہوا جس میں علاقے اور مضافات کے جید علماء نے بھرپور شرکت کی اور عصر تک کنونشن جاری رہا، عصر کی نماز کے بعد حضرت رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ختم نبوت کی خدمت کے لئے قبول فرمائیں۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس قندھاری چوک سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیراہتمام آدم شاہ کالونی قندھاری چوک سکھر میں عظیم الشان تحفظ

ختم نبوت کانفرنس ۱۱رنومبر ۲۰۲۰ء مولانا عبیداللہ انصاری کی صدارت، مفتی محکم الدین کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عبدالکریم اور ہدیہ نعت جناب حافظ حبیب اللہ شیخ نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد اعجاز نے سرانجام دیئے۔ مولانا امان اللہ جمالی، مولانا مفتی عبدالباری، مولانا عبدالمجیب قریشی پیر شریف، سکھر مجلس کے امیر قاری جمیل احمد بندھانی، مبلغ سکھر مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبدالواحد قریشی، مولانا قاضی احسان احمد اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے بیانات فرمائے۔

ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی کے زیر انتظام ۱۲رنومبر ۲۰۲۰ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت امیر عالمی مجلس ضلع گھوٹکی سائیں سید نور محمد شاہ، زیر نگرانی ناظم عالمی مجلس ضلع گھوٹکی مولانا محمد یوسف شیخ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز صبح دس بجے قاری اللہ ڈنو گھوٹو کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت جناب علی محمد سنگھڑ نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالجبار بھٹو نے سرانجام دیئے۔ مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالمجیب قریشی پیر شریف اور مولانا عبدالواحد قریشی کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس پنو عاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۲رنومبر ۲۰۲۰ء شاہی بازار نزد قادریہ مسجد پنو عاقل میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ سرپرستی مولانا عبدالجبار درگاہ ہالیجی شریف اور صدارت مولانا غلام اللہ ہالیجوی نے کی۔ تلاوت حافظ عبدالقدیر شیخ اور ہدیہ نعت جناب عبدالواحد جتوئی نے پیش کیا۔ مولانا عبدالمجیب قریشی پیر شریف، حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا عبدالواحد قریشی، مولانا حفیظ الرحمٰن شیخ ٹھیڑی اور مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔ مولانا غلام اللہ ہالیجوی نے اختتامی دعا کرائی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملکوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۸ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۰رنومبر ۲۰۲۰ء قاری محمد اعجاز کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا عزیزالرحمٰن خورشید اور مولانا عبدالشکور شاہ نے کی۔ نعتیہ کلام حافظ محمد وسیم سرگودھا اور سید عزیز الرحمٰن شاہ نے پیش کیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا، جناب عرفان محمود برق (سابق قادیانی) اور پروفیسر قاضی مطیع اللہ سعیدی کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب مولانا مسعود خوشابی نے ادا کئے۔ اختتامی دعا ضلعی امیر عالمی مجلس قاری عبدالواحد نے کرائی۔

تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس راوی روڈ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۵ دسمبر ۲۰۲۰ء کو دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس قذافی چوک کریم پارک راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ہدیہ نعت مولانا محمد قاسم گجر نے پیش کیا۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، عالمی مجلس لاہور کے سرپرست مولانا محمد نعیم الدین، نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس، مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کے رہنما انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر، جامعہ مدنیہ کے مہتمم مولانا سید رشید میاں، معروف خطیب مولانا شاہنواز فاروقی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا قاری علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مجلس راوی روڈ کے قائد محمد حامد بلوچ، قاری عبدالعزیز، قاری مومن شاہ، بھائی مسلم بلوچ، بھائی محمد یونس ملک، بھائی عبدالولی، امیر مجلس راوی روڈ حکیم ارشاد حسین، کاشان مرزا، نعمان ملک، حافظ ذوالفقار، مرزا عمر بیگ، رانا قیصر، ناصر ادریس، بھائی محمد وقاص سمیت مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت و خطابات کئے۔

تحفظ ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز شیخوپورہ

گزشتہ سہ ماہی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیر اہتمام ضلع بھر میں سات تحفظ ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز منعقد ہوئے۔ ان کورسز کی اجمالی رپورٹ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

۲۱، ۲۲ ستمبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد قاسمیہ واڑہ اِمام دین میں بنگرانی مولانا غلام سرور شعیب، مفتی محمد ثناء،

۲۵، ۲۶، ۲۷ ستمبر کو جامع مسجد مدرسہ اِسلامیہ فاروق آباد میں زیر نگرانی قاری مسعود احمد ربانی،

۱۲، ۱۳، ۱۴/ اکتوبر ۲۰۲۰ء تین روزہ کورس جامع مسجد بیت المکرّم کوٹ پنڈی داس،

۱۸، ۱۹/ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو دو روزہ ختم نبوت کورس جامع مسجد مدنیہ (غلہ منڈی والی) صفدر آباد،

۳، ۴ نومبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد دارالعلوم جوئیانوالا موڑ میں زیر سرپرستی مولانا قاری محمد ابوبکر،

۷، ۸، ۹ نومبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد محکمہ اَوقاف والی مرزا ورکاں میں زیر ستی مولانا محمد احمد،

۱۱، ۱۲ نومبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد دعوت الحق بھٹو کالونی جوئیانوالا موڑ میں زیر سرپرستی قاری محمد مجاہد،

مذکورہ بالا کورسز میں عالمی مجلس شیخوپورہ اور ننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے تفصیلی اسباق پڑھائے اور مختلف پروگراموں میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا عمر حیات ربانی نے بھی شرکت اور بیانات فرمائے۔ تمام پروگراموں میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز ننکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے زیر اِہتمام گزشتہ سہ ماہی میں چار کورسز منعقد ہوئے۔

۲۳، ۲۴ ستمبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد صدیق اکبرؓ چک نمبر ۳ گ ب اٹانوالی میں زیر نگرانی مولانا محمد سالم قاسمی اور زیر صدارت مولانا محمد فرقان مانانوالا دو، روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔

۲۸، ۲۹، ۳۰ ستمبر کو جامعہ اسلامیہ امدادیہ واربرٹن میں زیر نگرانی مولانا محمد تنویر (ناظم جامعہ)،

۲، ۳، ۴ راکتوبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد فیض محمدی نجکی میں زیر نگرانی مولانا محمد اعظم امین اور

۵، ۶، ۷ راکتوبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد حنفیہ (المعروف لال مسجد) میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کا انعقاد ہوا۔ ان پروگراموں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور اور مولانا فضل الرحمٰن منگلا کے اسباق کے علاوہ قاری محمد زکریا (سفائیر نمبر ۳) مولانا عبدالغفور حیدری (پنج حاطہ) کے بیانات بھی ہوئے۔ کورسز کے اختتام پر شرکاء سے سوال و جواب بھی کئے گئے اور ختم نبوت سے متعلق کتب انعامات میں دی گئیں۔ جماعت کا لٹریچر بھی عمومی طور پر تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت بذریعہ ملٹی میڈیا کورسز ضلع شکارپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شکارپور کے زیر اہتمام نومبر ۲۰۲۰ء میں پانچ کورس منعقد کئے گئے:

۱۶ نومبر مدرسہ اشرفیہ دین پور، شکارپور میں بنگرانی مولانا محمد منیب سومرو و مولانا محمد یوسف سومرو

۱۷، ۱۸ نومبر کو مسجد صدیق اکبرؓ ہوتانی خان پور میں بنگرانی مفتی غلام قادر بروہی و مولانا عنایت اللہ

۱۸ نومبر کو ایجوکیٹر سکول سسٹم شکارپور میں زیر سرپرستی مولانا عبدالکریم میمن و سر محمد وقاص لیکچرز،

۱۹، ۲۰ نومبر کو جامع مسجد میمن لکھی غلام شاہ میں بنگرانی مفتی غلام اللہ فاروقی، مفتی لطف اللہ میمن اور

۲۱ نومبر کو جامع مسجد پیروالی شکارپور سٹی میں زیر سرپرستی مولانا یوسف سومرو کورسز منعقد ہوئے، جن میں شیخوپورہ و ننکانہ پنجاب کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا، سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور شکارپور و لاڑکانہ کے مبلغ مولانا ظفر اللہ سندھی نے لیکچرز دیئے۔ کورسز کے اختتام پر شرکاء سے سوال و جواب بھی کئے گئے۔ انعامات میں کتب اور عمومی طور پر عالمی مجلس کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار ٹھیڑی (خیرپور میرس)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۲ نومبر ۲۰۲۰ء کو مدرسہ تعلیم القرآن حمادیہ ٹھیڑی میں سیمینار منعقد ہوا۔ سرپرستی مولانا محمد رمضان پھلپوٹو اور نگرانی مفتی محمد عرفان میمن نے کی۔ مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا فضل الرحمٰن منگلا شیخوپورہ، مولانا حزب اللہ میمن، مفتی احسان اللہ، مولانا عبدالاحد، مولانا عبداللہ سولنگی، مولانا مفتی عبدالباری سکھر اور مرکزی رہنماء مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے بیانات کئے۔

محترمی ومکرمی ------------------ زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جامعہ دارالعلوم رحیمیہ ملتان کے مدیر اور عالمِ اسلام کی عظیم علمی اور روحانی نامور شخصیت شیخ الحدیث والقرأۃ حضرت مولانا قاری محمد ادریس صاحب ہوشیار پوری نور اللہ مرقدہٗ (مرتب خطبات حکیم الاسلام وکتب کثیرہ) ۱۲ ربیع الاول شب جمعہ، داغ مفارقت دے کر ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ بعد العصر لحد میں محو استراحت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ، ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ و کل شئ عندہ باجل مسمیٰ۔

حضرت نور اللہ مرقدہٗ نے ساری زندگی قرآن وحدیث اور علوم نبویہ کی خدمت میں صرف کی۔

حضرت کی دینی خدمات کو امت کے سامنے مرتب شکل میں پیش کرنے کے لیے جامعہ دارالعلوم رحیمیہ ملتان کے ترجمان ''ندائے رحیمیہ'' کا خاص نمبر شائع کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔

آپ حضرات اور حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے تلامذہ و متعلقین کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت کے حوالہ سے اپنی تحریرات، تاثرات، تعزیتی پیغامات اور مضامین و مقالات ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ مطابق 8 فروری 2021ء تک ارسال فرمادیں۔

نیز جن حضرات کے پاس حضرت کے مکتوبات، ملفوظات افادات یا کسی بھی قسم کی تحریرات محفوظ ہوں وہ درج ذیل پتے پر ارسال فرمائیں۔ ان شاء اللہ شکریہ کے ساتھ شامل اشاعت کی جائیں گی۔ جزاکم اللہ خیراً احسن الجزاء

والسلام

محمد احمد ادریس غفرلہٗ

مدیر جامعہ دارالعلوم رحیمیہ (رجسٹرڈ) ملتان

پتہ ترسیل مضامین

مفتی محمد عمر فاروق

مدیر مسئول ندائے رحیمیہ

پیر کالونی نمبر 1 ڈاکخانہ ممتاز آباد چوک شاہ عباس ملتان

0300-6381602

0305-6415151

نوٹ: مضامین واٹس ایپ بھی فرما سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

28 نو مسلم افراد نے مرزا غلام قادیانی اور اس کی جھوٹی تعلیمات پر لعنت بھیج کر قادیانیت سے توبہ کر لی اور خاتم النبیین ﷺ کی غلامی کے ہار اپنی گردنیں سجالیں۔

28 ربیع الثانی 1442 ہجری بمطابق 14 دسمبر بروز منگل جامع مسجد حاجی حلیم شاہ محلہ حاجی خیل یوسی شیخ محمدی میں علماء کرام، مشائخ عظام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ محمدی و ذمہ داران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن 3 کی دعوتی کوششوں سے بائیکاٹ کے ذریعے دعوتِ ایمان کا ثمرہ اللہ کریم نے یہ عطاء فرمایا کہ 28 افراد کے لئے اللہ کریم نے ہدایت کا دروازہ کھول دیا اور یہ افراد قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کے دامن رحمت میں داخل ہوئے اور بھرے مجمعے میں مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت پر لعنت بھیج کر خاتم النبیین حضرت محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت پر اپنے ایمان کا اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے رشتہ دار غیر مسلموں سے ہر قسم کا بائیکاٹ جاری رکھیں گے۔

اس تقریب سعید میں شیخ الحدیث حضرت مولانا شیخ نذیر صاحب، مفتی نعیم جان صاحب، حافظ عابد صاحب، مولانا تحسین صاحب، مولانا شاہد صاحب، مولانا عبداللہ صاحب، مولانا سہیل صاحب اور مولانا یاسر صاحب، مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مفتی راحت صاحب، مولانا سمیع اللہ صاحب، مولانا منصف صاحب، مولانا عرفان اور مفتی عطاء اللہ صاحب، مولانا اسامہ، مولانا کفایت اللہ، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا ضفیر خان، مولانا سعداللہ، مولانا شمس الرحمٰن، مولانا حمد اللہ کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام شمع ختم رسالت کے پروانوں نے بھرپور شرکت کی۔

فہرست نومسلمین

مرد حضرات			خواتین		
#	نام	سکونت حالاً	#	نام	سکونت حالاً
1	مبارک احمد ولد عطاء الرحمٰن	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی	1	زوجہ مبارک بنت اسلم خان	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی
2	وحید احمد ولد عطاء الرحمٰن	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی	2	بنت مبارک احمد	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی
3	اعجاز احمد ولد عطاء الرحمٰن	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی	3	زوجہ وحید احمد بنت شبیر احمد	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی
4	شبیر احمد ولد مبارک احمد	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی	4	بنت وحید احمد	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی
5	حدید احمد ولد وحید احمد	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی	5	زوجہ بشارت بنت فضل دین	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی
6	ریان احمد ولد بشارت احمد	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی	6	زوجہ اعجاز بنت شبیر احمد	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی
7	منظور احمد ولد فردوس	شیخ محمدی	7	زوجہ شبیر احمد بنت بشارت احمد	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی
8	مقبول احمد ولد فردوس	شیخ محمدی	8	زوجہ کامران بنت وحید احمد	شاہین کالونی بازو گیٹ، شیخ محمدی
9	مظہر احمد ولد فردوس	شیخ محمدی	9	زوجہ مقبول بنت عبدالرزاق	شیخ محمدی
10	اعزاز ولد منظور احمد	شیخ محمدی	10	زوجہ مظہر بنت شادی	شیخ محمدی
11	حماد ولد مظہر	شیخ محمدی	11	بنت مظہر	شیخ محمدی
12	کامران ولد فضل	شیخ محمدی	12	زوجہ منظور بنت رحیم گل	شیخ محمدی
13	ڈاکٹر وجاہت ولد شفیع	شیخ محمدی	13	بنت فضل	شیخ محمدی
			14	زوجہ سجاد بنت محبوب	شیخ محمدی
			15	زوجہ محبوب احمد بنت سلیم خان	شیخ محمدی

نوٹ: ان تمام نومسلموں کا آبائی گاؤں شیخ محمدی ہے

جاری کردہ: صوبائی رابطہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسجد قاسم علی خان پشاور

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

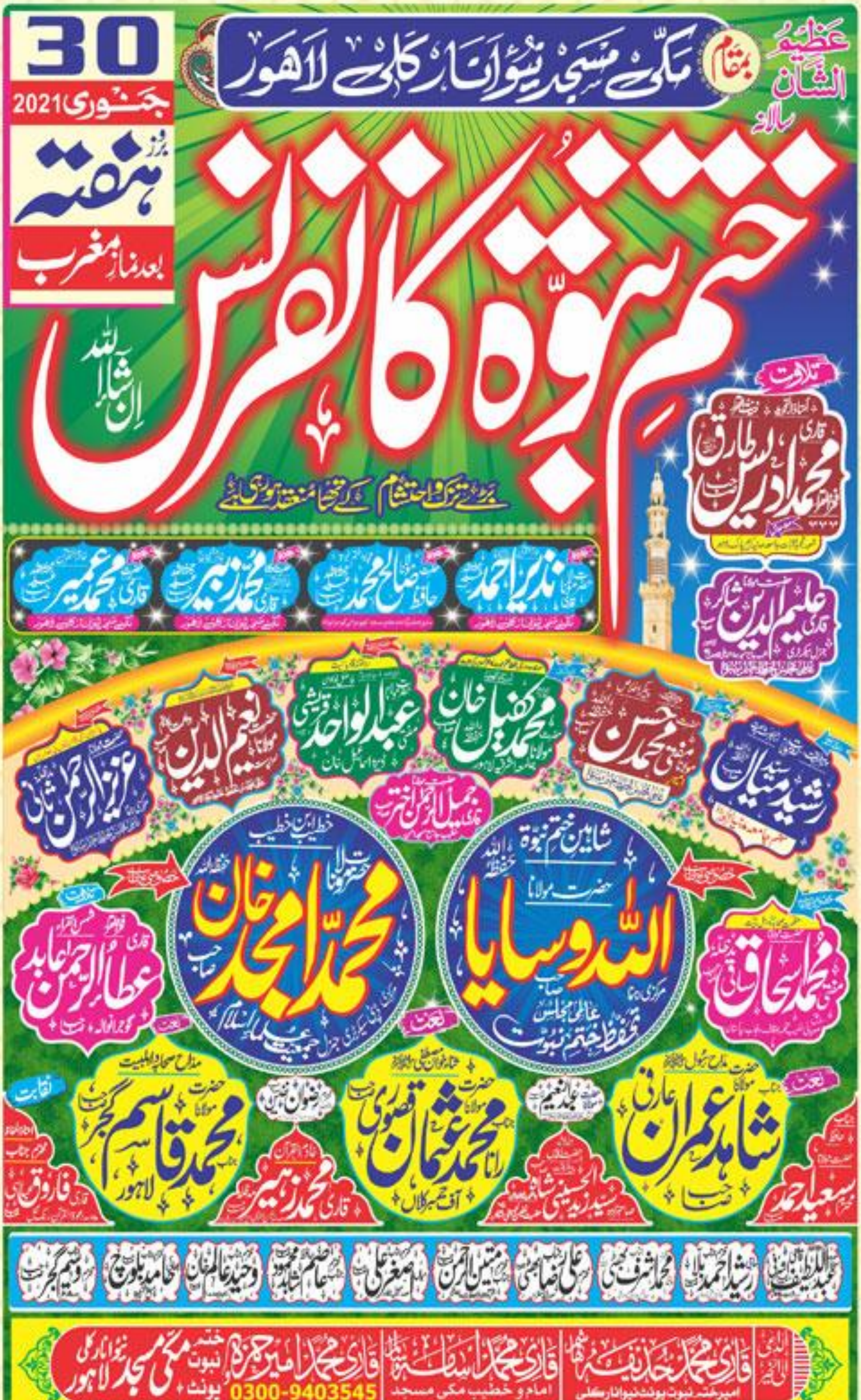

قیمت فی شمارہ -/20 روپے

قیمت سالانہ -/240 روپے